﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿…اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 13/اپریل 2018ء | شمارہ15

26رجب 1439 ہجری قمری ❁ 13/شہادت 1397 ہجری شمسی

طیّب رزق کے لئے دعا

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡأَلُکَ عِلۡمًا نَافِعًا وَرِزۡقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اے میرے اللہ مَیں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔ مایقال بعد التسلیم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ایسا کوئی جانور نہیں کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں اس کے مشابہ نہ ہو۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے اور اپنی روح اس میں پھونکے۔ میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ پس میں صاحبِ زمان موعود ہوں۔

’’پھر اُن کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور رحمن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اِس اُمّت کا مسیح اسی اُمّت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سے مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔ اور عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے۔ کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں کھلتیں اور عقل آتی۔ لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔ کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر ہر ایک قسم کا دابّہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا نہیں دیکھتے۔ بعض لوگ کتّوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح اور بعض سؤروں کی طرح اور بعض سانپ کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں اس کے مشابہ نہ ہو۔ اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے اور اپنی روح اس میں پھونکے۔ اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللہ کی سنت ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد خلیفۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ان کی آنکھیں غصے سے سُرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں اور ان کو اور ان کی بداندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پر خدا نے مہر لگائی اور ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا۔ پس وہ انس نہیں پکڑتے۔ اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر خوش ہوتے اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن مِنۡکُمۡ فرماتا ہے۔ [ترجمہ۔ میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ میں سے ہوگا۔ پس یہ شخص کیسے کہتا ہے کہ میں ہی مہدی معہود ہوں حالانکہ یہ شخص ان (بنی فاطمہ) میں سے نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت احوال اور نسب اور آل کی حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے اور اس کے باوجود میں ہی وہ مہدی ہوں جو مسیح موعود المنتظر ہے اور اس کے بارہ میں یہ نہیں آیا کہ وہ بنی فاطمہ میں سے ہوگا۔ پس اللہ اور قیامت کی گھڑی سے ڈرو۔] پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔ یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا اقرار کرتا ہے۔ کیا اس کے قول فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں۔ اور قرآن سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آدم سے ہمارے نبیؐ تک گزرا ہے۔ پس اگر شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا۔ پس میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحبِ زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو! وہ کون سا زمانہ ہوگا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور اِس وقت اور زمانہ پر توریت اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔ اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔ تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے۔‘‘

…………………(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 146 تا 151۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 جون 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ نائلہ طارق واقفۂ نو کا ہے جو مکرم محمد طارق صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم منیب احمد چٹھہ مربی سلسلہ سے چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے ۔ اس سال جرمنی کے جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے ہیں۔ یہ پہلی کلاس ہے۔

ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے جب لڑکی کے والد سے دریافت فرمایا تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے ہی ''جی منظور ہے'' کہا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کھڑے ہو کر کہیں۔ چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر ایجاب وقبول کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے دوسرے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ رمشہ احمد واقفۂ نو کا ہے جو الطاف احمد صاحب کی بیٹی ہیں ۔ ان کا نکاح عزیزم عطاء الرزّاق گنز۔الز واقف نو کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مکرم ناصر احمد عارف صاحب کے بیٹے ہیں۔

ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے دلہے سے دریافت فرمایا:۔

Are you able to understand Urdu or not?

اس پر دلہے کے جواب پر کہ It's fine حضور انور نے دلہے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ شمائلہ وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب مانچسٹر کا ہے جو عزیزم دانش احمد ناصر واقف نو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو مکرم محمد عبدالناصر صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ ثانیہ منصور کا ہے جو مکرم منصور احمد رانا صاحب کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم سجیل سجاد ابن مکرم محمد سجاد صاحب گلاسگو کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دعا کر لیں، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان تمام رشتوں کو بابرکت فرمائے اور نیک نسلیں بھی ان کی پیدا ہوں۔ دعا کر لیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 24؍فروری 2018ء بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ (نیو مالڈن ۔یو کے) اور مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم (جرمنی) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ (نیو مالڈن ۔یو کے)

17 فروری 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ انتہائی نڈر اور بہادر خاتون تھیں۔ آپ کی شادی غیر احمدی خاندان میں ہوئی تھی۔ اس لئے مخالفانہ حالات کا بڑی جرأت اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرتی رہیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والی، بہت خوش اخلاق، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ حضور انور کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتیں اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ دو مرتبہ حج کرنے کی توفیق پائی۔ اسی طرح متعدد بار جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ ربوہ پر بھی جانے کا موقعہ ملا۔ جلسہ سالانہ یوکے پر مہمان نوازی کے علاوہ لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو ضیافت کی ٹیم میں شامل فرمایا تھا اس پر بہت فخر کیا کرتی تھیں۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کی پھوپھی تھیں۔

2۔ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم (جرمنی)

17 فروری 2018ء کو ایک شادی میں شرکت کے لئے لندن آئے تھے کہ اچانک طبیعت خراب ہونے پر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم مظفر احمد صاحب (سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی و نیشنل سیکرٹری سمعی بصری جرمنی) کے والد تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مستحق لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتے تھے اور اکثر ان کے معاملات کے لئے کورٹ بھی جایا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)

یکم فروری 2018ء کو مانٹریال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی پوتی اور حضرت سر محمد چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی بھتیجی تھیں۔ آپ کے میاں محترم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ کو جماعتی مقدمات میں بھر پور خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ اکثر کہتی تھیں کہ میری اصل پہچان تو میرے خاوند کی وجہ سے ہے۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک، شفیق، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی ۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔ مکرم عثمان کالونجی صاحب (کنشاسا۔کانگو)

5 فروری 2018ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1982ء میں مکرم مولانا صدیق منور صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ 1984ء میں کانگو جماعت کے قیام پر پہلے صدر مقرر ہوئے اور بڑے اخلاص کے ساتھ جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ تبلیغی دوروں میں مبلغ سلسلہ کی بہت معاونت کیا کرتے تھے۔ کئی جماعتوں کے قیام کی توفیق پائی۔ آپ کی کوششوں سے کانگو میں سکول، احمدیہ ہسپتال، مشن ہاؤس اور مسجد کی قیمتی جائیدادیں بھی خریدی گئی۔ ہر وقت جماعت کی خدمت کے لئے تیار اور مستعد رہتے۔ بڑے مخلص اور نڈر انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کو بلا کر تاکید کی کہ وفات کے بعد صرف جماعت احمدیہ ہی ان کی تجہیز و تکفین کا حق رکھتی ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (سابق صدر جماعت ملیانوالہ۔تحصیل ڈسکہ)

2 فروری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1949ء میں جوانی کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ صدر جماعت ملیانوالہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی اور بچوں کو بھی ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے ۔ مربیان کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دو نواسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

4۔ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب (کینیڈا)

9 اگست 2017ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے، مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے بیٹے اور مکرم ملک عمیر احمد صاحب شہید کے والد تھے۔ اسی طرح ویسٹ افریقہ کے ابتدائی مبلغ مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب آپ کے تایا اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ مرحوم بڑے مخلص، فدائی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے نیک بزرگ انسان تھے۔

5۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ گھمن صاحب (موسیٰ والا۔ حال فورس ہائم جرمنی)

21 ستمبر 2017 کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم چوہدری صوبے خان صاحب کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم نے پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں لمبا عرصہ ملازمت کی۔ 1981 میں سعودی عرب چلے گئے۔ وہاں قیام کے دوران کئی دفعہ عمرہ کرنے اور 1982 میں حج کی سعادت حاصل کی ۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بعض افراد کے ساتھ بڑا قریبی تعلق تھا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی بڑی فکر اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ جرمنی آنے سے قبل مرحوم کو اپنے گاؤں موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ میں بطور زعیم مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب ظفر معلم وقف جدید کے طور پر ضلع لیّہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

6۔ مکرم آر ایم علیم اللہ شریف صاحب ابن مکرم جی ایم رحمت اللہ صاحب مرحوم (شموگہ۔کرناٹک۔انڈیا)

12 جنوری 2018ء کو 74 کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا محترم موسیٰ رضا صاحب (آف بنگلور) کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1901ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں مستعد رہتے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے نہایت ہی عاجز انسان تھے۔ ہر رشتہ بخوبی نبھانے کی توفیق پائی۔ وفات کے بعد اپنے اور غیر ہر کسی نے کہا کہ ''ہیرا'' آدمی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ۔ 2006ء میں اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ کی سعادت بھی پائی۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور انور سے جب آخری دفعہ ملاقات ہوئی تو کہا کرتے تھے کہ اب کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عمر شریف صاحب (کارکن MTA انٹرنیشنل لندن) کے والد تھے۔

7۔ مکرمہ امۃ الحئی سارنگ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سارنگ خان صاحب (مڑھ بلوچاں۔ضلع شیخوپورہ)

4 جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ انتہائی مہمان نواز، ہردلعزیز، غریبوں کی ہمدرد، پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا اور ان کی آمین بھی کرواتی تھیں۔ چالیس سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ خدمت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر ایک دفعہ روٹی بنانے والے مزدوروں نے ہڑتال کر دی تو آپ کو آٹا گوندھنے اور پیڑے بنانے کا بھی موقع ملا جس کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/6 حصہ کی موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی (وکیل دیوان تحریک جدید) اور مکرم نعیم اللہ خان ملہی صاحب (نائب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) کی ساس تھیں۔

8۔ مکرم محمد دین صاحب ابن مکرم چنن دین صاحب (ربوہ۔حال جرمنی)

27 جنوری 2018ء کو 94 سال کی عمر میں وفات

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی چوتھی ملاقات

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

لندن کی مقامی مجالس عاملہ اپنی خوش قسمتی پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ پیارے امام اور اللہ تعالیٰ کے محبوب خلیفہ، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے فرمان کے مطابق کہ:

''خلیفہ راشد سایہ ربّ العالمین، ہمسایہ انبیاء و مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے، دفتر افرادِ انسی کا سردار ہے۔ اس کا دل تجلّی رحمان کا عرش اور اس کا سینہ رحمت وافرہ اور اقبالِ جلالت یزداں کا پرتو ہے۔ اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔''

(منصب امامت صفحہ 87)

ایسے پاک اور بابرکت وجود کی ملاقات سے انہیں ان دنوں مستفیض ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ قبل ازیں 9 جماعتوں کی ملاقاتیں تین اجلاسات میں ہو چکی ہیں۔ اس وقت خاکسار چوتھی ملاقات کا مختصر تذکرہ پیش خدمت کرنا چاہتا ہے تا کہ دیگر احباب بھی استفادہ کر سکیں۔

یہ ملاقات بفضلہ تعالیٰ مؤرخہ 4 فروری 2018ء بروز اتوار پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک مسجد فضل لندن سے ملحق محمود ہال میں ہوئی۔ اس ملاقات میں لندن کی چار جماعتیں شامل تھیں جن میں کنگسٹن، ٹالورتھ، سربٹن اور والٹن آن تھیمز کی مجالس عاملہ کے 55 اراکین شامل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن B کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مذکورہ بالا جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم بشیر احمد طاہر صاحب، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم عبداللہ بھٹی صاحب اور مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب ہیں جو سب شامل تھے۔

حضور انور کے ہال میں تشریف لانے پر تمام حاضرین نے اپنے امام کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے موجود جماعتوں سے تعارف حاصل فرمایا۔

اس کے بعد دائیں طرف سے آغاز فرماتے ہوئے صدر صاحب ٹالورتھ جماعت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے ممبر ہیں؟ عرض کیا 208۔ فرمایا: نماز کا سنٹر ہے؟ عرض کیا: دو گھروں میں نماز باجماعت کے مراکز ہیں۔ ایک گھر میں نماز فجر ادا کی جاتی ہے اور دوسرے گھر میں نماز عشاء ادا کی جاتی ہے۔ فرمایا: دونوں نمازیں ایک جگہ کرلیں۔

پھر زعیم صاحب انصار اللہ سے دریافت فرمایا: کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا 27۔ فرمایا: نماز پڑھنے میں کیسے ہیں؟ عرض کیا: 22۔ انصار آتے ہیں، باقیوں کو بھی توجہ دلا رہے ہیں۔

قائد صاحب خدام الاحمدیہ سے دریافت فرمایا: کتنے خدام ہیں؟ عرض کیا: 29۔ فرمایا: نماز پڑھنے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا: 7 باقاعدہ ہیں۔ فرمایا: عاملہ کے کتنے ممبر ہیں؟ عرض کیا: 13۔

ساتوں دن نماز باجماعت کا انتظام ہونا چاہئے

صدر صاحب سربٹن سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا تعداد ہے؟ عرض کیا: 252۔ فرمایا: صلوٰۃ سنٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا: دو سنٹر ہیں۔ دونوں جگہ 6 دن عشاء کی نماز ہوتی ہے۔ فرمایا: ساتواں دن کیوں نہیں؟ عرض کیا کہ ہال نہیں مل رہا۔ فرمایا: کوشش کریں ساتوں دن نماز باجماعت ہو۔ نیز فرمایا: حاضری کیسی ہوتی ہے؟ عرض کیا گیا کہ 20، 22 افراد عشاء میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ 8، 9 افراد فجر کے لئے مسجد فضل جاتے ہیں۔

زعیم صاحب سے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 52۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 11۔ فرمایا: فجر کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 2۔ فرمایا: عشاء کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 11۔ فرمایا: عاملہ کے کتنے اراکین نماز پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 7۔ نیز عرض کیا کہ عشاء کی کُل حاضری 27 ہوتی ہے۔ فرمایا: کُل مرد کتنے ہیں؟ عرض کیا: 110۔

قائد خدام الاحمدیہ سے دریافت فرمایا: خدام کتنے ہیں؟ عرض کیا: 60۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 12۔ فرمایا: باجماعت نمازیں پڑھنے والے عاملہ کے ممبر کتنے ہیں؟ عرض کیا: 6۔ دیگر خدام کو ملا کر 15، 20 خدام نماز کے لئے آتے ہیں۔

عاملہ کو ٹھیک کرلیں تو سب ٹھیک ہو جائیں گے

حضور انور نے صدر صاحب والٹن سے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ عرض کیا: 119۔ فرمایا: صلوٰۃ سنٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا: 3۔ گھروں میں نماز کے سنٹر ہیں کیونکہ لوگ چھ سات میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ فرمایا: کون کونسی نمازیں باجماعت ہوتی ہیں؟ عرض کیا: نماز عشاء ہوتی ہے اور فجر لوگ اپنے اپنے گھر پڑھتے ہیں لیکن میں مسجد فضل میں آکر پڑھتا ہوں۔ فرمایا: فجر کا بھی انتظام کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ نماز پر آتے ہیں؟ عرض کیا: فجر پر 2 اور عشاء پر بھی کچھ لوگ آتے ہیں۔

قائد صاحب سے دریافت فرمایا: کتنے خدام و اطفال ہیں؟ عرض کیا: 20 خدام اور 15 اطفال۔ فرمایا: عاملہ سے شروع کریں اور انہیں نمازی بنائیں۔

زعیم صاحب سے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا: 27۔ فرمایا: عاملہ میں کتنے ہیں؟ عرض کیا: 7۔ فرمایا: عاملہ کو نماز کا عادی بنایا ہے؟ عرض کیا کہ گھروں میں سنٹر بنائے ہیں۔ فرمایا: عاملہ سے پوچھیں نماز باجماعت کہاں پڑھتے ہیں؟ پھر فرمایا: عاملہ کو ٹھیک کرلیں تو سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

ایک آدمی کو ایک ہی کام دینا چاہئے

کنگسٹن کے ایک رُکن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ عرض کیا: تین کام ہیں۔ زعیم بھی ہوں، سیکرٹری جائیداد بھی ہوں اور سیکرٹری امور خارجیہ بھی ہوں۔ فرمایا: بڑا قحط الرجال ہے۔ (گویا اشارۃً فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس ایک ہی کام ہونا چاہئے ۰۰۰۰ ناقل)۔ فرمایا: امور خارجیہ کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: مقامی طور پر اہم شخصیات کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جماعتی تقاریب میں بھی بلاتے ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب تربیت کنگسٹن سے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ عرض کیا: تربیت۔ فرمایا: آپ کا تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ عرض کیا: نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ فجر پر تقریباً 15 لوگ مسجد فضل جاتے ہیں۔ فرمایا: کتنی دیر لگتی ہے؟ عرض کیا: کار میں 15 منٹ لگتے ہیں۔ نیز عرض کیا کہ صبح فجر سے ایک گھنٹہ پہلے لوگوں کو فون کرتے ہیں اور پھر تین چار مقامات سے لوگوں کو اٹھاتے ہیں۔

100 فی صد عاملہ کو نماز باجماعت کے لئے آنا چاہئے

کنگسٹن کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ تجنید کیا ہے؟ عرض کیا: 275۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 20۔

قائد صاحب سے دریافت فرمایا: کتنی تعداد ہے؟ عرض کیا: 44۔ فرمایا: عاملہ کتنی ہے؟ عرض کیا: 10 ممبر ہیں۔ فرمایا: نماز کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء پر آتے ہیں۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں ہے اس لئے سب نمازوں پر آنا چاہئے۔ عرض کیا: فجر پر 12 سے 15 تک خدام آتے ہیں۔ فرمایا: عاملہ کو 100 فی صد آنا چاہئے اور باقی لوگوں کو کم از کم 80 فی صد، کیونکہ کچھ مجبور بھی ہو سکتے ہیں۔ عرض کیا: کرایہ کے ایک ہال میں نماز پڑھتے ہیں، اپنا کوئی مرکز نہیں۔ حضور انور نے امیر صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا: انہیں کوئی مرکز نماز خرید کر دیں۔ قائد صاحب نے عرض کیا کہ عشاء کی حاضری ویک اینڈ پر 50 تک ہو جاتی ہے۔ فرمایا: مستقل نمازی بنائیں۔ نیز فرمایا: عاملہ کو مستقل نمازی بنالیں تو 50 فی صد تو ٹھیک ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا: جتنا مالی قربانی پر زور دیتے ہیں اتنا روحانی بجٹ پورا کرنے پر بھی زور دیں۔ فرمایا: کبھی ایسے سوچا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹری تربیت جماعتوں کے بہت دورے کرکے نمازوں کی تلقین کرتے ہیں۔ فرمایا: نتیجہ آنا چاہئے جیسے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کا نتیجہ ہوتا ہے اسی طرح تربیت کا نتیجہ آنا چاہئے۔

سب سے پہلے جماعت، انصار اور خدام کی عاملہ کو نماز باجماعت میں باقاعدہ بنائیں

کنگسٹن کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ نماز باجماعت میں عورتیں بھی آتی ہیں۔ فرمایا: عورتوں پر نماز باجماعت فرض نہیں، اُن کی مرضی ہے۔ لیکن مردوں پر فرض ہے اور انہیں فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ نیز فرمایا: سب سے پہلے جماعت، خدام اور انصار کی عاملہ کو نماز باجماعت میں باقاعدہ کریں اس کا باقی افراد پر بھی اثر پڑے گا۔

والٹن کے صدر صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت، انصار اور خدام کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟ عرض کیا: جماعت کے 16، انصار کے 7 اور خدام کے 10۔ بعض کے پاس دو عہدے ہیں اس لئے کُل اراکین کی تعداد 29 ہے۔

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے دنیاوی فضل فرمائے ہوئے ہیں تو اللہ کا شکر بھی ادا کریں اور نمازوں میں باقاعدہ ہوں۔ پھر قائد صاحب کی رپورٹ سن کر حضور انور نے فرمایا کہ سب سے ضروری یہ ہے کہ اللہ کے فرائض پورے کئے جائیں۔ اگر یہ کرلیں تو باقی اجلاسات تو ہوتے رہتے ہیں۔ نیز فرمایا: اگر رمضان میں رات کو ایک دو گھنٹے سوتے ہیں پھر بھی فجر میں آجاتے ہیں تو باقی دنوں میں کیوں نہیں آسکتے!؟

سربٹن کے صدر صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی جماعت کے زیادہ لوگ کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: ملازم پیشہ ہیں۔ فرمایا: چاہیں تو کام پر جانے سے پہلے نماز کے لئے آسکتے ہیں۔ نیز فرمایا: جہاں کام کرتے ہیں وہاں اکٹھے ہو کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔

ایک اور رُکن کو فرمایا کہ کام کرنے والے سمجھتے ہیں کہ کپڑے گندے ہیں اس لئے رات کو گھر جا کر نماز پڑھ لیں گے۔ یہ بات درست نہیں۔ نماز وقت پر پڑھنی چاہئے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ ہم کام پر اکٹھے ہی نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔

سیکرٹری وصایا موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت کی بھی نگرانی کریں

ٹالورتھ کے سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا: 52۔ فرمایا: مرد کمانے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا: 24۔ فرمایا صرف چندہ دینا کوئی بات نہیں، تربیت بھی ضروری ہے۔ سیکرٹری وصایا کا یہ بھی کام ہے کہ موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی بھی نگرانی کرے۔ اس طرف توجہ دلانے کا پروگرام بنائیں۔

ٹالورتھ کے امین سے دریافت فرمایا: آپ کا کیا کام ہے؟ عرض کیا کہ حساب وغیرہ کرتے ہیں۔ کام کا پورا علم نہیں۔

حضور انور نے امیر صاحب کو فرمایا: سیکرٹریان کے ریفریشر کورس کروائیں۔ امیر صاحب نے عرض کیا: کرواتے ہیں۔ فرمایا: ہر سیکرٹری کا علیحدہ علیحدہ بھی کروائیں۔

سیکرٹری تربیت ٹالورتھ سے دریافت فرمایا کہ نماز کہاں پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: صدر صاحب کے گھر نماز باجماعت ہوتی ہے۔

چندوں کی وصولی میں نرمی سے کام لیا جائے

سیکرٹری صاحب وقف جدید ٹالورتھ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وقف جدید کا ٹارگٹ ملتا ہے؟ عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: ٹارگٹ پورا کرلیتے ہیں؟ عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: ٹارگٹ لوگوں کی پہنچ کے مطابق ہوتا ہے اور اسے پورا کرنا مشکل تو نہیں ہوتا؟ عرض کیا: نہیں، خدا کے فضل سے آرام سے پورا ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: لوگوں کے پیچھے تو نہیں پڑتے؟ عرض کیا: نہیں۔ (اشارۃً یہ سمجھایا جا رہا تھا کہ چندوں کے معاملہ میں لوگوں کو لئے تکلیف مالا یطاق نہ ہو)۔

کنگسٹن کے ایک رکن عاملہ سے دریافت فرمایا:

آپ کے پاس کیا کام ہے؟ عرض کیا: عہدے کا پتہ نہیں، جو کام دیا جاتا ہے کر دیتا ہوں۔ فرمایا: کام کا پتہ ہونا چاہئے کہ شعبہ کیا ہے اور کیا کرنا ہے!۔

وقفِ عارضی کی بھی تحریک کریں

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کنگسٹن سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنے لوگ قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ عرض کیا: سب پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا: وقف عارضی کی بھی تحریک کریں کہ لوگ وقف عارضی کریں۔

سیکرٹری وصایا کنگسٹن سے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا :82۔ فرمایا: کام کرنے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا :22۔ فرمایا: مرد موصیوں کی تربیت کا معیار بلند کریں اور وہ نماز باجماعت پڑھیں۔

سیکرٹری تبلیغ کنگسٹن سے حضور انور نے دریافت فرمایا: تبلیغ کا کیا پلان ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نیشنل پلان پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے مطابق کافی مارننگ کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح پمفلٹ True Islam بھی تقسیم کرتے ہیں۔ فرمایا: کتنے افراد حصہ لیتے ہیں؟ عرض کیا: چند لوگ حصہ لیتے ہیں۔

جن کی داڑھی نہیں وہ رکھ لیں

کنگسٹن کے آڈیٹر صاحب سے ان کے کام کے متعلق دریافت فرمایا اور پھر فرمایا: جن کی داڑھی نہیں، وہ داڑھی رکھ لیں۔ نیز فرمایا: خدام داڑھی کے ساتھ زیادہ اچھے لگتے ہیں۔

سربٹن کے سیکرٹری وقف نو سے دریافت فرمایا: کتنے وقف نَو ہیں؟ عرض کیا :71۔ فرمایا: ہفتہ وار کلاس ہوتی ہے؟ عرض کیا: ہر جمعہ کی شام کو ہوتی ہے اور وقف نَو سلیبس کے مطابق پڑھاتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب وصایا سربٹن سے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا :77۔ فرمایا: کتنے موصی کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: انصار میں سے 20 ہیں، باقی کا علم نہیں۔ فرمایا: پوری معلومات ہونی چاہئیں کہ کتنے موصی کام کرتے ہیں۔

اسی طرح دریافت فرمایا کہ وصیت کی تحریک کیسے کرتے ہیں۔ اُن کے جواب پر فرمایا: سیکرٹری وصایا کا یہ بھی کام ہے کہ موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی بھی نگرانی کرے۔ اسی طرح وقف عارضی کی بھی تحریک کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری تربیت کنگسٹن سے دریافت فرمایا: آپ کے پاس کیا کام ہے؟ عرض کیا: نماز کی طرف توجہ دلانا۔ فرمایا: کیا کام کیا ہے؟ عرض کیا: خاص کام نہیں کیا۔ فرمایا: پھر کیا فائدہ!۔ فرمایا: ایڈیشنل سیکرٹری بنانے کی وجہ ہی یہ ہوتی ہے کہ اس شعبے کا کام زیادہ ہے اس لئے ایڈیشنل کو اپنا کام کرنا چاہئے۔

ہر سیکرٹری کے پاس ہر وقت اپنے شعبہ کی مکمل معلومات ہونی چاہئیں

والٹن کے سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا: 27۔ فرمایا: کتنے مرد اور کتنی عورتیں؟ عرض کیا: یہ معلوم نہیں۔ فرمایا: ہر سیکرٹری کے پاس اپنے شعبہ کی بروقت مکمل معلومات ہونی چاہئیں۔ عرض کیا کہ ہماری جماعت چھوٹی سی ہے۔ فرمایا: چھوٹی جماعت بنانے کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ ہر شخص سے ذاتی تعلق ہو۔

سیکرٹری امور عامہ نے عرض کیا کہ مجھے امور خارجیہ کی بھی ڈاک آتی ہے۔ حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو فرمایا: اسے دیکھیں۔

سیکرٹری امور عامہ سے دریافت فرمایا: امور عامہ کا کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: اپنے شعبہ کا کام معلوم کریں۔

پھر سیکرٹری امور خارجیہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: لوکل MPs کے ساتھ رابطہ ہے۔ فرمایا: کام آتے ہیں؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: مزید تعلق بڑھائیں۔

قائد خدام الاحمدیہ کو فرمایا: 80 فی صد خدام کو نماز باجماعت میں باقاعدہ بنائیں۔ نیز فرمایا: عاملہ سے شروع کریں۔

نماز کا ترجمہ بھی سکھائیں

قائد خدام الاحمدیہ والٹن کو فرمایا: خدام کو نماز کا ترجمہ سکھائیں خاص طور پر سورۃ فاتحہ کا۔ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نیز فرمایا: نماز کو سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ عرض کیا: فجر میں خدام کو مسجد فضل لے کر جاتے ہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا: فیونرل کور (Funeral Cover) کی انشورنس لے سکتے ہیں؟ فرمایا: اکثر لوگ تو NHS کے پاس جاتے ہیں۔ اگر کوئی غریب ہو تو جماعتی طور پر مدد کرنی چاہئے۔

مکرم امیر صاحب نے عرض کیا: مدد کرتے ہیں۔ فرمایا: پانچ چھ ہزار پاؤنڈ لگتے ہیں۔ جو غریب ہیں وہ کیسے دے سکتے ہیں!۔

فرمایا: جائزہ اور غور کے بعد فیصلہ کر سکتے ہیں، تفصیل بھجوائیں۔

امیر صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ اس کام کے لئے امانت جمع کراتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ لیکن بعض موصیان کے لواحقین کہتے ہیں کہ ان کا تدفین کا خرچ جماعت دے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اتنا وصیت کا چندہ نہیں ہوتا جتنا تدفین کا خرچ ہے۔

ملاقات کے آخر میں تینوں جماعتوں کی مجالس عاملہ نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ اس طرح یہ نہایت بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کے تمام ارشادات پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں ان بندوں میں شامل فرمائے جو اس کی محبت اور رضا حاصل کرنے والے ہیں۔

شُعاعِ انقلاب

زمین و آسماں بدلے ، رُخِ شمس و قمر بدلا
ذرا اُٹھ دیکھ اے بندے ستارۂ سحر بدلا!
تنِ گیتی میں روحِ تازہ پھر پھونکی مسیحا نے
ہوس خوردہ بنی آدم کا دل بدلا ، جگر بدلا
بڑھا ہے قافلۂ نوعِ بشر کا جانبِ منزل
وہی ذوقِ سکوں ہے آج در ذَوقِ سَفر بدلا
درختِ دیں کہ جو بے برگ و بَر تھا ایک مدّت سے
ثمر اُس میں لگے تازہ وہ دیرینہ شجر بدلا
پیامِ امنِ عالمگیر لایا حضرتِ مہدی
سلامِ زندگانی میں ، فسادِ بحر و بر بدلا
جبینِ نسلِ آدم جُھک گئی مسجود کے دَر پر
زِ فیض میرزا ہر یک کا اندازِ نظر بدلا
یہی دیوانگی فرزانگی پر آئے گی غالب
نہ وہ سنگِ ستم بدلا ، نہ یہ شوریدہ سر بدلا
کریں گے ہم جہادِ نَو سے تسخیرِ دلِ آدم
برنگِ حجّت و برہاں دم تیغ و تبر بدلا
سمائی جا رہی ”الدّار“ میں ہے نَوعِ انسانی
حِصارِ کُل جہاں کی شکل میں مہدی کا گھر بدلا
نئے انداز سے پھر لالہ و گُل مسکرا اُٹھے
مسیحا کے نفس سے موجۂ بادِ سَحر بدلا

(عبدالسلام اسلامؔ)

جماعتی نظام میں امانت و دیانت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء میں بچوں کی، خصوصیت سے واقفین نو کی تربیت کے حوالہ سے فرمایا:

”دیانت پہ ••••• بہت زور ہونا چاہئے۔ اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے اگر واقفین زندگی میں پائی جائے اور اُس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصۃً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اُس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت ہے گویا دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔

اگر جماعت میں یہ احساس پیدا ہو گیا خدانخواستہ کہ واقفین زندگی اور سلسلے کے اموال میں کام کرنے والے خود بد دیانت ہیں تو اُن کو جو چندے دینے کی توفیق نصیب ہوتی ہے اس توفیق کا گلا گھونٹا جائے گا اور چاہیں گے بھی تو پھر اُن کو واقعۃً چندہ دینے کی توفیق نہیں ملے گی۔ اس لئے واقفین کو خصوصیت کے ساتھ مالی لحاظ سے بہت ہی درست ہونا چاہئے“۔

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 93-94)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

آج 23؍مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں 'یوم مسیح موعودؑ' کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوم مسیح موعود کے جلسے بھی جماعتیں اس دن کی مناسبت سے منعقد کرتی ہیں۔ بہت سی جماعتیں یہ جلسے منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، سارا کچھ بیان کیا جائے گا۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کا تذکرہ اور اسی حوالہ سے افراد جماعت کو نصائح

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

بینن کے ایک گاؤں میں نواحمدی کے ایمان و اخلاص اور استقامت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے روح پرور واقعہ کا بیان

ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ اکثر میرے جائزے سے میں نے دیکھا ہے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ استغفار کی طرف تو بعضوں کی بالکل توجہ نہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔

پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعود منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے۔

23؍مارچ 2018ء سے انگریزی زبان میں ہفتہ وار اخبار الحکم کے اجرا کی خوشخبری۔ یہ اخبار انٹرنیٹ پر دستیاب ہوگا۔

موبائل فون اور ٹیبلٹس کے لئے اس کا App بھی دستیاب ہوگا۔ انگریزی دان طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تاکید

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23؍مارچ 2018ء بمطابق 23؍امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

آج 23؍مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں 'یوم مسیح موعودؑ' کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوم مسیح موعود کے جلسے بھی جماعتیں اس دن کی مناسبت سے منعقد کرتی ہیں۔ آئندہ دو دنوں میں ہفتہ اتوار، weekend آ رہا ہے۔ بہت سی جماعتیں یہ جلسے منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، سارا کچھ بیان کیا جائے گا۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کے مقصد اور ضرورت اور مقام کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔ آپ کے دعوے کے بعد نام نہاد مسلمان علماء نے عامۃ المسلمین کو آپ کے خلاف بھڑکانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ انتہائی کوشش کی۔ جس حد تک وہ جاسکتے تھے گئے اور اب تک یہی کر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے آپ کی جماعت ترقی کر رہی ہے اور نیک فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی وعدوں کے مطابق اپنی آمد کا ذکر کرتے ہوئے اور یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ میں ہی آنے والا مسیح موعود ہوں فرماتے ہیں کہ:

''توحید حقیقی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفّت، عزّت اور حقّانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زُور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کاسرالصلیب کو نازل کرے؟'' (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس زمانے میں حملے عیسائیوں کی طرف سے ہو رہے تھے۔) فرماتے ہیں ''کیا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر: 10) کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا وعدہ پورا ہوا۔

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے''۔ فرماتے ہیں کہ ''جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان

کی تو اَحْوَل جیسی مثال ہے''۔ (یعنی وہ شخص جو بھینگا ہوتا ہے جس کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔) ''جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں'' (آپ مثال دیتے ہیں) ''کہ ایک اَحْوَل خدمتگار تھا۔'' (بھینگا آدمی کسی شخص کا خدمت کرنے والا تھا ملازم تھا۔) ''آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں۔ کونسا لے آؤں؟ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ اَحْوَل نے کہا تو کیا مَیں جھوٹا ہوں؟ (اس کے) آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''مگر اِن اَحْوَلوں کا جو میرے مقابل ہیں کیا جواب دوں؟'' فرماتے ہیں کہ ''غرض ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ بار بار اگر کچھ پیش کرتے ہیں تو حدیث کا ذخیرہ جس کو خود یہ ظن کے درجہ سے آگے نہیں بڑھاتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کے رطب و یابس امور پر لوگ ہنسی کریں گے۔'' (جو اوٹ پٹانگ باتیں یہ کرتے ہیں اس پر لوگ ہنسی کیا کریں گے۔) فرماتے ہیں ''یہ ہر ایک طالبِ حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔'' (بڑی صحیح بات ہے ثبوت مانگنا چاہئے۔ اس پر ہر ایک کا حق ہے۔) ''اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے مستدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے مَیں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے''۔ آپ فرماتے ہیں ''میں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ ایک نوع سے کروڑوں انسان ہیں۔ بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادتمند کا کام نہیں''۔ فرمایا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حَکَم ہو کر آئے گا۔'' (یعنی مسیح موعود جب آئے گا تو وہ حَکَم ہوگا) ''اس کا فیصلہ منظور کرو۔'' (وہ فیصلہ کرنے والا ہوگا اس کا فیصلہ منظور کرو۔) ''جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے ہیں اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا۔ مگر میرا سارا کاروبار اس کا اپنا کاروبار ہے۔ اور میں اسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میری تکذیب اس کی تکذیب ہے۔ اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 35-34۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مسیح موعود کی تکذیب اور انکار کا نتیجہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار تک تمہیں لے جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس اُمّت میں نہیں۔ اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ مُوسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اَتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی اُمّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا۔ اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعة:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلۡحَمۡدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے؟ یہ مَیں ازخود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا، وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔ اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے''۔ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ) ''اَنۡتَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡکَ۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''بیشک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالیٰ کی تصدیق ہوتی اور اس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے۔ ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے؟''

اس بات کو مزید کھول کر بیان فرماتے ہوئے کہ تکذیب مسیح موعود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کس طرح مسیح موعود کے انکار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ (یعنی مسیح موعود کے انکار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟) آپ فرماتے ہیں کہ ''اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپ نے جو اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا۔ عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟'' آپ فرماتے ہیں ''پس پھر مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہوگا۔ مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہوگی۔ مگر پہلے اپنی گمراہی اور رُوسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن و حدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔'' (یعنی مَیں نہیں چھوڑوں گا۔ وہی چھوڑے گا جو مجھے چھوڑنے والا کہتا ہے۔) آپ کہتے ہیں ''مَیں قرآن و حدیث کا مُصدّق و مِصداق ہوں۔ میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ میں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کا مصداق صحیح ہوں۔ اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے، جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجّت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا''۔ (آپ یہ سب باتیں ایک آئے ہوئے مہمان کو سمجھا رہے تھے۔) آپ نے فرمایا کہ ''میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 14 تا 16۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''پس اگر ان لوگوں کے دل میں بخل اور ضد نہیں تو میری بات سنیں اور میرے پیچھے ہو لیں۔ پھر دیکھیں کہ کیا خدا تعالیٰ ان کو تاریکی میں چھوڑتا ہے یا نور کی طرف لے جاتا ہے؟ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا بلکہ وہ اسی زندگی سے حصہ لے گا جس کو کبھی فنا نہیں۔'' (یعنی اس دنیا میں بھی عزت پانے والا ہے اور پھر آخری زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ اس پر انعامات کرے گا۔)

آپ فرماتے ہیں: ''جس کا دل صاف ہے اور خدا ترسی اس میں ہے اس کے سامنے دوبارہ آنے کے متعلق حضرت عیسیٰ ہی کا فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ وہ مجھے سمجھاوے کہ یہودیوں کے سوال کے جواب میں (کہ مسیح سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے) جو کچھ مسیح نے کہا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ یہودی تو اپنی کتاب پیش کرتے تھے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ایلیا کا آنا لکھا ہے۔ مثیل ایلیا کا ذکر نہیں''۔ (ایلیا کے خود آنے کا ذکر ہے۔ مثیل کا ذکر تو نہیں۔ اس کے نمونے پر کسی آنے والے کا ذکر تو نہیں لکھا ہوا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''مسیح یہ کہتے ہیں کہ آنے والا یہی یوحنا ہے چاہو تو (اسے) قبول کرو۔ اب کسی منصف کے سامنے فیصلہ رکھو اور دیکھو کہ ڈگری کس کو دیتا ہے''۔ (ظاہری بات پر اگر فیصلہ کروانا ہے کسی بھی جج کے سامنے رکھ دو اور دیکھو وہ ڈگری کس کو دیتا ہے) ''وہ یقیناً یہودیوں کے حق میں فیصلہ دے گا'' (کیونکہ ظاہری طور پر جو لکھا ہوا ہے اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ مگر آپ فرماتے ہیں لیکن یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے کیونکہ) ''مگر ایک مومن جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کے فرستادے کس طرح آتے ہیں وہ یقین کرے گا کہ مسیح نے جو کچھ کہا اور کیا وہی صحیح اور درست ہے''۔ آپ فرماتے ہیں ''اب اس وقت وہی معاملہ ہے یا کچھ اور؟ (ہے۔ بتاؤ) ''اگر خدا کا خوف ہو تو پھر بدن کانپ جاوے یہ کہنے کی جرأت کرتے ہوئے کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ افسوس اور حسرت کی جگہ ہے کہ ان لوگوں میں اتنا بھی ایمان نہیں جتنا کہ اس شخص کا تھا جو فرعون کی قوم میں سے تھا اور جس نے یہ کہا کہ اگر یہ کاذب ہے تو خود ہلاک ہو جائے گا۔ میری نسبت اگر تقویٰ سے کام لیا جاتا تو اتنا ہی کہہ دیتے اور دیکھتے کہ کیا خدا تعالیٰ میری تائیدیں اور نصرتیں کر رہا ہے یا میرے سلسلہ کو مٹا رہا ہے۔'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 31-30۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔

بینن افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں 2012ء میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں کے ایک گاؤں کے ایک احمدی، ان کا نام ابراہیم صاحب ہے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اس سے پہلے یہ مسلمان تھے اور کافی علم رکھنے والے تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کرنی شروع کی۔ اپنے رشتہ داروں کو بھائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی

تبلیغ سے تنگ آ کر کہ یہ تبلیغ کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا رہا ہے، ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں سے ارد گرد کے تین گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ تو ابراہیم صاحب کے بھائی نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ یہ تو احمدیت کو پھیلاتا چلا جا رہا ہے اس لئے ایک ہی علاج ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بڑا بھائی اور اس کا دوست کوئی گڑھا کھود کر اس میں کچھ ڈال رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خواب کے تین دن بعد ہی ان کے بڑے بھائی کا دوست اچانک بیمار ہوا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر ان کے بھائی نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ احمدی جو ہے اس نے میرے دوست کو کوئی جادو ٹونہ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ایک خواب دیکھی کہ ان کا بھائی ایک درخت کے ساتھ لگ کر خود کو ماپ رہا ہے۔ اس علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر کھودنے کے لئے ایک درخت کے تنے کی چھال کے ساتھ میّت کو ماپا جاتا ہے تا کہ قبر اس کے سائز کے مطابق بنائی جائے۔ کہتے ہیں کچھ دن کے بعد بڑے بھائی کی حاملہ بیوی بیمار ہوئی اور دو دن کے اندر فوت ہو گئی۔ اور اس کے سارے بچے بیچارے بیمار ہونے شروع ہوئے۔ ان کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے بھائی نے مشہور کر دیا کہ یہ جادو ٹونہ کرنے والا شخص ہے اور وہاں کا جو مقامی بادشاہ تھا، چیف تھا اس کے پاس شکایت کی۔ اس کو مدد کے لئے کہا۔ اس نے کچھ پیسے مانگے کہ یہ لے کر آؤ تو مَیں اس کا علاج کرتا ہوں۔ خیر ان کے بھائی نے رقم ادا کر دی۔ بادشاہ نے ابراہیم صاحب کو بلایا اور جب یہ گئے تو بڑے غصے اور طیش میں اس نے کہا کہ تم نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ یہ نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ نیا دین شروع کر دیا ہے۔ اس کو فوراً چھوڑو اور توبہ کرو ورنہ کل کا سورج نہیں تم دیکھ سکو گے۔ تمہارے پر کل کا دن نہیں چڑھے گا۔ ابراہیم صاحب کہنے لگے کہ مذہب تو مَیں نے سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اس کو تو مَیں چھوڑ نہیں سکتا اور رہی بات مرنے کی تو زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اس چیف نے یا بادشاہ نے کہا کہ اس علاقے کا خدا مَیں ہوں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تم لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا فیصلہ کرنے لگا ہوں اور جس کو میں یہ کہہ دوں کہ وہ کل تک مر جائے گا تو وہ ضرور مرتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے روایتی لوگوں کو کہتے ہو گے لیکن میں اس بات میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر مَیں دین نہیں چھوڑوں گا کیونکہ حقیقت یہی ہے اور سچا اسلام یہی ہے۔ اس پر چیف کو مزید غصہ آیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو کہا ان کو لے جا کے کمرے میں بند کر دو۔ وہ لے کے جا رہے تھے تو ابراہیم صاحب نے ان لوگوں کو کہا کہ تم میرے بیچ میں نہ پڑو اور اس معاملے کو چھوڑو۔ مجھے بند کرنے کی بجائے جانے دو۔ خیر وہ لوگ بھی لالچی ہوتے ہیں کچھ رقم لے کے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس بادشاہ نے یا چیف نے ان پر صبح کا سورج کیا طلوع کروانا تھا اگلے دن ہی اطلاع ملی کہ اس بادشاہ کو فالج ہو گیا اور وہ ہلنے جلنے کے قابل نہیں رہا اور دو دن بعد ہی وہ فوت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بڑے بھائی جو اُن کے مخالف تھے انہوں نے خاندان والوں سے کہا کہ ہماری صلح کرا دیں۔ انہوں نے کہا میری تو لڑائی کسی سے تھی ہی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی صلح جُو ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی یہی ہے۔ تو اس چیف کے مرنے کا یہ نشان دیکھ کر وہاں علاقے میں اس کا بہت اثر ہوا اور بڑا چرچا ہوا۔ احمدیت کی سچائی ثابت ہوئی۔ تو یہ چیزیں ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ثابت ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''دیکھو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے''۔ (یہ نہیں کہ بند ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آئندہ ہوں گے۔) ''اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 48) یہ اللہ تعالیٰ کا ہی منصوبہ ہے جس کی وجہ سے تائید ہو رہی ہے۔

ایک موقع پر ضرورت مصلح اور مسیح موعود کی ضرورت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آ جاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دُور کر دینے کا وقت آ گیا ہے''۔ (جو فساد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، جو برائیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کا وقت آ گیا ہے۔) آپ فرماتے ہیں۔ ''صادق کی توہین اور گستاخی انتہا تک کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر'' (آپ فرماتے ہیں نعوذ باللہ) ''مکھی اور زنبور جتنی بھی نہیں کی گئی۔ زنبور سے بھی انسان ڈرتا ہے'' (ایک بھڑ جو ہے) ''اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کے مصداق ہو رہے ہیں۔ جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سبّ و شتم کئے۔ اب واقعی وہ وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا تدارک کرے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے جو اس کی عظمت اور جلال کے لئے بہت جوش رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کو باطنی مدد کا سہارا ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کرتا ہے مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنّت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔'' اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی سنت کے موافق بھیجا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کے صحیفہ قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد سے گزر جاتی ہے تو آسمان پر تیاری کی جاتی ہے۔ یہی اس کا نشان ہے کہ یہ تیاری کا وقت آ گیا ہے۔ سچے نبی و رسول و مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو؟'' (آپ پوچھ رہے ہیں۔ لوگوں سے سوال کر رہے ہیں کہ قسم کھا کے بتاؤ کہ کیا یہ وقت نہیں ہے۔ وہ زمانہ بھی تھا اور آج بھی لوگ یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت ہے بلکہ پاکستان میں تو مولوی خود یہ کہتے ہیں لیکن مسیح موعود کا انکار ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جائیں تب بھی کام ہو جائے گا اور دجّال کو زوال آ جائے گا۔ تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ۔'' (اس طرح دن آپس میں پھرا کرتے ہیں۔) فرمایا کہ ''اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت قریب ہے''۔ (کسی چیز کو جب عروج حاصل ہو جائے، جب انتہا پہ پہنچ جائے تو وہ سمجھنے لگے کہ اب میں سب طاقتوں کا مالک ہو گیا ہوں اور سب ترقیاں میرے ہاتھ میں آ گئی ہیں تو پھر وہ جو عروج ہے اس پر پہنچ کر پھر وہاں سے زوال شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اب ان طاقتوں کا بھی زوال شروع ہو گیا ہے۔ چاہے وہ اسلام کے خلاف طاقتیں ہیں یا وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ نیچا دیکھے گا۔'' (انتہائی بلندی پہ پہنچ گیا۔ اب یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب وہ نیچے کی طرف آئے گا۔) ''اس کی آبادی اس کی بربادی کا نشان ہے۔'' (وہ سمجھتا ہے کہ اس کی طاقت اور آبادی بہت زیادہ ہے تو اب یہ بربادی کا نشان بن جائے گی۔) ''ہاں ٹھنڈی ہوا چل پڑی (ہے)۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں''۔ (ٹھیک ہے۔ نشان شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں اور وہ انشاء اللہ ہو جائیں گے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تاہم زمانے کے حالات پر نظر کر کے مسلمانوں پر واجب تھا کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسرِ صلیب کے لئے آیا۔ ان کو یہ نہ چاہئے تھا کہ اسے اپنے جھگڑوں کے لئے بلاتے۔'' (اسلام کی غیرت تھی تو اسلام کے دفاع کے لئے بلاتے۔ مسیح کو تلاش کرتے، نہ کے اپنے جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے۔) فرمایا ''کیونکہ اس کا کام کسرِ صلیب ہے اور اسی کی زمانے کو ضرورت ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 396 تا 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اسی طرح ایک جگہ فرمایا کہ ''دہریت بھی پھیل رہی ہے زیادہ اور مَیں اس کے ردّ کے لئے بھی آیا ہوں۔'' (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ ''اسی لئے اس کا نام مسیح موعود ہے۔ اگر مُلّانوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدّنظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتویٰ لکھ کر کیا بنا لیا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ ہو جائے اسے کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہو۔'' (فتویٰ لکھا تو اس کا کیا فائدہ ہوا۔ جماعت تو اسی طرح ترقی کر رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔)

آپ فرماتے ہیں ''یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں یہ بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں ہماری بات مشرق و مغرب تک پہنچا دیتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جو مخالفت کر رہے ہیں وہ بھی حقیقت میں مخالفت کے ذریعہ سے ہی احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں کیونکہ اس طرح بھی لوگوں کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سارے لوگ خط لکھتے ہیں اور رابطہ کرتے ہیں کہ فلاں مولوی کی مخالفت کی وجہ سے یا فلاں جگہ آپ کے خلاف باتیں ہو رہی تھیں۔ ان کی وجہ سے ہمیں تجسّس پیدا ہوا تو ہم نے تحقیق کرنی شروع کی۔ اور اب تو انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ہر جگہ جماعتی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لٹریچر بھی میسر ہے اور بہت ساری باتیں مل جاتی ہیں۔ موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تو تحقیق کر کے اب ہم جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو مولویوں کا، مخالفین کا یہ ذریعہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ بن رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں اور پہلے ہی جو اتنے فرقے ہیں تو پھر ایک نیا فرقہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ہمارے احمدی بھی معترضین کی یہ باتیں سن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اُس زمانے میں اور آجکل بھی بعض ایسے ہیں جو خاموش ہو جاتے ہیں کہ کیا جواب دیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے؟ کیا ہم نماز روزہ نہیں کرتے ہیں؟ وہ اس طرح پر دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے ہیں ایسی باتوں کو سن کر دھوکہ کھا جاویں اور ان کے ساتھ مل کر یہ کہہ دیں کہ جس حالت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور وِرد وظائف کرتے ہیں۔ پھر کیوں یہ پھوٹ ڈال دی؟‘‘ (کہ نیا فرقہ بنا دیا۔ تو کیوں پھوٹ ڈال دی۔ ہم نماز روزہ کر رہے ہیں تو تمہارے اندر شامل ہونے کی، ایک نیا فتنہ فساد پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ پھوٹ اگر ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔‘‘ (میں نے تو قائم نہیں کیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔) ’’کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بیجا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہرگز ہرگز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ غور سے کام نہ لینے کے سبب ہی سے وسوسہ آتا ہے جو ظاہری حالت پر نظر کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اور بھی مسلمان ہیں۔ اس قسم کے وسوسوں سے انسان جلد ہلاک ہو جاتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’میں نے بعض خطوط اس قسم کے لوگوں کے دیکھے ہیں جو بظاہر ہمارے سلسلہ میں ہیں‘‘ (بیعت کی ہوئی ہے) ’’اور کہتے ہیں کہ ہم سے جب یہ کہا گیا کہ دوسرے مسلمان بھی بظاہر نماز پڑھتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور نیک معلوم ہوتے ہیں پھر اس نئے سلسلہ کی کیا حاجت ہے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ لوگ باوجود یکہ ہماری بیعت میں داخل ہیں ایسے وسوسے اور اعتراض سن کر لکھتے ہیں کہ ہم کو اس کا جواب نہیں آیا۔ ایسے خطوط پڑھ کر مجھے ایسے لوگوں پر افسوس اور رحم آتا ہے کہ انہوں نے ہماری اصل غرض اور منشاء کو نہیں سمجھا۔ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ رسمی طور پر یہ لوگ ہماری طرح شعائرِ اسلام بجالاتے ہیں اور فرائض الٰہی ادا کرتے ہیں حالانکہ حقیقت کی روح ان میں نہیں ہوتی‘‘۔ (صرف فرضی طور پہ نہیں کرنا۔ ظاہری طور پر نہیں کرنا بلکہ حقیقی طور پر عبادت بھی ہونی چاہئے اور دوسرے فرائض بھی ادا ہونے چاہئیں۔) ’’اس لیے یہ باتیں اور وساوس سحر کی طرح کام کرتے ہیں۔‘‘ (وسوسے آ جاتے ہیں اور جو باتیں کر رہے ہوتے ہیں اس کا اثر پھر ان پہ جادو کی طرح ہو جاتا ہے۔) ’’وہ ایسے وقت نہیں سوچتے کہ ہم حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات نہیں۔ ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 237 تا 239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ پس بیشک ظاہری عمل تو مسلمان کرتے ہیں لیکن روح ان میں نہیں ہے۔ تقویٰ نہیں ہے۔

اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ اگر مسلمان کہلانے والوں کے اعمال، اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں نہیں پیدا ہوتے۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ ’’یہ لوگ‘‘ (یعنی بعض مسلمان) ’’سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے کے دنوں میں روزے بھی رکھتے ہیں اور زکوۃ بھی دیتے ہیں۔‘‘ (یعنی کہ یہ لوگ جو غیر از جماعت مسلمان ہیں، دوسرے مسلمان ہیں کہتے ہیں ہماری ہر بات جو ہے وہ تو ہم اسلام کے مطابق کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات تو ہے نہیں کہ تمہارے ساتھ جُڑ کے ہم زیادہ اچھی طرح اسلام کی حقیقت کو سمجھ جائیں کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہم کہتے ہیں۔ نمازیں ہم پڑھتے ہیں۔ روزے ہم رکھتے ہیں۔ زکوۃ بھی ہم دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہی کچھ نہیں۔) فرمایا کہ ’’مگر مَیں کہتا ہوں کہ ان کے تمام اعمالِ اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ محض ایک پوست کی طرح ہیں جن میں مغز نہیں ہے۔ ورنہ اگر یہ اعمالِ صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں۔ لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں؟ مَیں کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ ایک شخص مومن اور متقی ہو اور اعمالِ صالحہ کرنے والا ہو اور وہ اہل حق کا دشمن ہو حالانکہ یہ لوگ ہم کو بے قید اور دہریہ کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مامور کر کے بھیجا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی کچھ عظمت ان کے دل میں ہوتی تو وہ انکار نہ کرتے اور اس سے ڈر جاتے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کے نام کی تخفیف کرنے والے ٹھہریں۔ لیکن یہ تب ہوتا جب کہ ان میں حقیقی اور اصل ایمان اللہ تعالیٰ پر ہوتا اور وہ یوم الجزاء سے ڈرتے اور لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ پر اُن کا عمل ہوتا۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 343۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مسیح موعود کی آمد کا مقصد اندرونی اور بیرونی فتنوں اور حملوں سے اسلام کو محفوظ کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی بات کی خبر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے واسطے خبر دی تھی کہ اس وقت دو رنگ کے فتنے ہوں گے۔ ایک اندرونی۔ دوسرا بیرونی۔ اندرونی فتنہ یہ ہوگا کہ مسلمان سچی ہدایت پر قائم نہ رہیں گے اور شیطانی عمل دخل کے نیچے آ جائیں گے۔‘‘ (اعمال صالحہ ان میں کوئی نہیں ہو گا۔) ’’قمار بازی، زنا کاری، شراب خوری اور ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو کر حدود اللہ سے نکل جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نواہی کی پرواہ نہ کریں گے۔ صوم و صلوٰۃ کو ترک کر دیویں گے اور امرِ الٰہی کی بے حرمتی کی جائے گی اور قرآنی احکام کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا جائے گا۔‘‘ (یہ تو اندرونی فتنہ ہے کہ مسلمانوں کی عملی حالت بگڑ گئی ہے۔ اکثریت مسلمانوں کی یہی ہے۔ آپس میں بھی آپ دیکھ لیں مسلمان دنیا میں بھی کس طرح ایک دوسرے پر ظلم ہو رہے ہیں۔) اور ’’بیرونی فتنہ یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پہ افتراء کئے جائیں گے۔‘‘ (اور یہ بھی آجکل بہت بڑھ کر ہو رہا ہے) ’’اور ہر قسم کے دل آزار حملوں سے اسلام کی توہین اور تخریب کی کوشش کی جاوے گی۔ مسیح کی خدائی کو منوانے کے لئے اور اس کی صلیبی لعنت پر ایمان لانے کے واسطے ہر قسم کے حیلے اور تدابیر عمل میں لائی جاویں گی۔ غرض ان دونوں اندرونی اور بیرونی عظیم الشان فتنوں کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ہی یہ بشارت ملی کہ ایک شخص آپ کی اُمّت میں سے مبعوث کیا جاوے گا، جو بیرونی فتنہ اور صلیبی مذہب کی حقیقت کو توڑ دینے والا ہوگا اور اسی لحاظ سے وہ مسیح ابن مریم ہوگا اور اندرونی تفرقوں اور بے راہیوں کو دور کر کے ہدایت کی سچی راہ پر قائم کرے گا اس لئے مہدی کہلائے گا۔ اسی بشارت کی طرف وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں بھی اشارہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 445-444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور تقویٰ کے معیار دوسرے مسلمانوں سے بلند ہونے چاہئیں۔ آپ نے جو عام طور پہ نقشہ کھینچا ہے وہ ہمارا نقشہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری عملی حالت دوسروں سے بہتر ہونی چاہئے۔ ہمارے عمل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اور صالح ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے‘‘۔ (سچائی کو مان لیا۔ کافی ہو گیا۔) ’’اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پُشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔‘‘

عملِ صالح کی تعریف کرتے ہوئے کہ عمل صالح کیا چیز ہے فرمایا کہ ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ (چور) کیا ہیں؟‘‘ (کس قسم کے چور پڑتے ہیں عمل پر؟) ’’ریا کاری۔ (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عُجب (یہ ہے (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اس کو عُجب کہتے ہیں) ’’اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’عملِ صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔‘‘ (یعنی آخرت میں بھی نیک اعمال جو ہیں انہی کی وجہ سے بچاؤ کا سامان ہوگا۔ اچھے نیک عمل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اور انعامات سے نوازے گا۔ اسی طرح دنیا میں بھی اگر نیک عمل ہوں گے تو بہت سی دنیاوی پریشانیوں اور تکلیفوں سے انسان بچ جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عملِ صالح نہ ہو صرف

ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے،'' (استعمال کرے۔) ''اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے''۔ فرمایا کہ ''بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔'' (ہمیشہ استغفار کرتے رہنا چاہئے) ''کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔'' (یعنی کوئی بھی چیز ایسی نہ ہو، عمل ایسا نہ ہو یا جسم کا اس طرح کوئی استعمال نہ ہو جس سے گناہ صادر ہوتا ہو۔ اس لئے استغفار کرو تا کہ جسم کا ہر حصہ گناہوں سے بچا رہے۔) فرمایا ''آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔'' (اور وہ کیا دعا ہے کہ) ''رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)۔ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف سے زندگی گزارنے والا کبھی غیر معمولی مشکلات اور مصیبتوں میں گرفتار نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ''کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔'' فرماتے ہیں کہ ''ہمارا ایمان ہے کہ سب اس کے ہاتھ میں ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274 تا 276۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اللہ تعالیٰ کوئی ذریعہ بناتا ہے یا نہیں بناتا، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اس لئے یہ دونوں دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ اس کی طرف توجہ دیں اور سمجھیں۔

پس ہر احمدی کو، ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو کیا اس ماننے اور بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں؟ اکثر میرے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو نمازیں بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ استغفار کی طرف تو بعضوں کی بالکل توجہ نہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ اگر یہ حالت ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ دوسرے نہ مان کر گناہگار ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے نہیں مانا اور انکار کیا وہ گناہگار ہو رہے ہیں۔ اور ہم مان کر پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر کے، ایک عہد کر کے پھر اسے پورا نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہیں۔ پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعود منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے۔

آج ایک اعلان یہ بھی ہے اور خوشی کی خبر بھی ہے کہ اخبار الحکم جو قادیان سے نکلا کرتا تھا اور دوبارہ اس کی اشاعت 1934ء میں شروع ہوئی۔ پھر بند ہو گیا۔ آج انگریزی زبان میں اس کا یہاں سے اجراء ہو رہا ہے اور آج یوم مسیح موعود بھی ہے۔ یہ اخبار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا پہلا اخبار تھا یہ پرنٹ میں تو تھوڑا آئے گا لیکن انٹرنیٹ پہ available ہوگا اور خطبہ کے فوراً بعد یہ اس ویب سائٹ www.alhakam.org پہ دستیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح موبائل فون اور ٹیبلٹس (Tablets) وغیرہ کے لئے Al Hakam نام سے ایپ (App) بھی دستیاب ہوگا جسے ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر اخبار کو بسہولت پڑھ سکیں گے۔ یہ ایپ (App) جو ہے یہ معروف موبائل فون سسٹم مثلاً ایپل (Apple) اور اینڈرائڈ (Android) پر ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے خطبہ کے بعد فوراً دستیاب ہو جائے گی۔ اس دفعہ کا جو یہ شمارہ ہے۔ یہ یوم مسیح موعود کے حوالے سے خصوصی شمارہ ہے اور آئندہ ہر جمعہ کے روز تازہ شمارہ اپ لوڈ ہو جایا کرے گا اور پرنٹ میں اس کی تعداد غالباً تھوڑی ہوگی۔ بہر حال اس سے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اب اس دفعہ کا جو اس کا اجراء ہے وہ ہمیشہ جاری رہنے والا ہو اور کیونکہ یہ انگریزی زبان میں ہوگا اس لئے انگریزی دان طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

مسجد فضل لندن میں بچوں کی تقریباتِ آمین

یکم جولائی بروز ہفتہ اور 2 جولائی 2017 بروز اتوار کو بعد نماز عصر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دو تقریباتِ آمین مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئیں جن میں بچوں اور بچیوں نے باری باری حضور انور کے قرب میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ ان تقاریب کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بچوں اور بچیوں کے علاوہ سب احباب اور نصرت ہال میں موجود خواتین نے بھی شمولیت کی۔

تقریب میں شامل ہونے والے خوش قسمت بچوں اور بچیوں کے اسماء حسب ذیل ہیں:

یکم جولائی 2017 بروز ہفتہ

لڑکے:

توصیف اجمل (New Malden)
نبراس سعادت (Cardiff)
عطاء النور (Colliers Wood)
شیراز احمد (لندن)
دانیال احمد (Clapham)
فراز احمد (Carshalton)
عبدالقادر سلام (Tooting)
عکاشہ علی (Wandsworth Town)
فارس محمود (لندن)
اسماعیل فاتح (Croydon)
سفیر احمد لنگاہ (Morden)
مظہر خان (لندن)
عطاء الباسط (Aldershot)
توصیف احمد (لندن)
فیضان ہاشم (Tooting)
نعمان طاہر (ومبلڈن)
صبیح معیذ (لندن)
طاہر احمد (Roehampton)
مسرور احمد (Roehampton)
عمید احمد (لندن)
عطاء الکریم حارث (Kingston)
خرم سلام (Inner Park)
خواجہ سفیر احمد (Manchester)
جاذب کاشف احمد (Roehampton)

لڑکیاں:

درثمین سیل (Morden)
ابیحہ ایمان احمد (لندن)
تمثیلہ احمد (Sutton)
امۃ الصبوح (Birmingham)
رافعہ سلطان (Cardiff)
سمیت ظہور (Bolton)
انیتا خواجہ (Shirly)
آصفہ نصر (Colliers Wood)
عائشہ خالد (Thornton Heath)
تنزیلہ عامر (Mitcham)

---

2 جولائی 2017 بروز اتوار

لڑکے:

راجہ عالیان احمد (اسلام آباد، یوکے)
شایان شہزاد (Morden)
فاران طاہر (Tooting)
لبیب احمد (لندن)
عبیر احمد جاوید (Morden)
منیف احمد بٹ (Southall)
مومن گوندل (Balham)
سید ریان احمد (Surbiton)
ایان احمد (Crawley)
مرتضیٰ احمد قریشی (Walton upon Thames)
عمران مغل (Balham)
سردار ذیشان احمد (New Malden)
وصیل احمد خان (Cheam)
حذیر خرم (Kingston)
جاذب محمود (لندن)
چوہدری ارسلان احمد (Battersea)
رانا دانیال شاہد (لندن)
سرمد احمد (Kingston)
کامران احمد خان (Burntwood)
اعصام جمیل (Manchester)
عاقب احمد (Manchester)

لڑکیاں:

کاشفہ فاروقی (Crawley)
غزالہ مناہل (Roehampton)
حمدیٰ خان (Mitcham)
ابھاء احمد (Mosque West)
ایمان محمود (Wandsworth)
ایمان بٹ (Worchester Park)
جاذبہ شکور (Morden)
زارا محمود (Crawley)
تمثیلہ احمد (Surbiton)
سبیکہ احسن (Wimbledon Park)
شافیہ پرویز (Farnham)
عذرا خرم (Morden)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی یادیں

محمد محمود طاہر

جماعت کے قیام کو پچاس سال ہو رہے تھے اور اسی کے ساتھ سیدنا مصلح موعودؓ کی خلافت کو بھی پچیس سال بیت گئے تھے۔ یوں 1939ء کے سال دو جوبلیاں اکٹھی ہوگئی تھیں۔ جماعت نے اس سال کو خصوصی اہمیت کے پیش نظر دینی روایات کے ساتھ منایا۔ اس تاریخی سال کی ایک خاص بات یہ بھی ہوئی کہ مئی کا مہینہ تھا اور اس کی 9 تاریخ، خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے آنگن میں ایک خوبصورت پھول کھلا جس نے اپنی خوشبو سے گلشن احمدیت کو رونق بخشی اور ایک خادم دین اور نافع الناس وجود بن کر تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ٹھہرا۔ گلشن احمدیت کی رونق میں اضافہ کرنے والا یہ خوبصورت پھول محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب تھے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانی اور جسمانی رشتہ بھی تھا۔ آپ نے ان دونوں رشتوں کی لاج رکھی اور اپنی تمام عمر سایہ خلافت میں اس کے سلطانِ نصیر بن کر گزار دی۔ یہ عظیم المرتبت ہستی 5 اور 6 فروری 2018ء کی درمیانی رات راضیۃً مرضیۃً کی حالت میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب عفی عنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس وجود اور روشن چراغ تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بزرگ والدین کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی تربیت میں پروان چڑھنے کا موقع ملا اور آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی شفقت و محبت اور تربیت سے وافر حصہ پایا۔ حضرت مصلح موعودؓ آپ اور آپ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور آپ کی بہنوں کا اپنے بچوں کی طرح خیال کرتے تھے۔ یوں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نگرانی میں پرورش پائی اور انہی نیک اور دینی روایات کو لے کر آپ آگے بڑھے اور جماعتی روایات کے امین بنے رہے۔

ایم اے پولیٹیکل سائنس کرنے کے بعد 1962ء میں آپ نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ اس طرح آپ کی خدمات سلسلہ کا دائرہ 56 سال تک محیط رہا۔ یہ خدمات غیر معمولی انتظامی صلاحیت والی بھی تھیں۔ علمی نوعیت کی بھی تھیں۔ ذیلی تنظیموں کی قیادت بھی کی۔ 1974، 1984، 2010ء کے مشکل اور ابتلاء کی صورتحال میں صف اوّل کے مجاہد کے طور پر سایہ خلافت میں احباب جماعت کو مشکل حالات سے نکالنے کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ خلفائے سلسلہ کی قربت اور اعتماد حاصل رہا اور خلافت کے سلطانِ نصیر کا کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی خدمات کا آغاز ریویو آف ریلیجنز کے مینجنگ ایڈیٹر سے کیا۔ پھر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ و حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور ناظر تعلیم، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، ناظر دیوان، صدر مجلس کارپرداز اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات کے بعد صدر صدر انجمن احمدیہ، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے جس پر آپ تادم واپسیں فائز رہے۔ ان خدمات کے علاوہ آپ صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ، صدر خلافت لائبریری کمیٹی، صدر تبرکات کمیٹی، ممبر مجلس افتاء، صدر بیوت الحمد سوسائٹی، مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، ڈائریکٹر طاہر فاؤنڈیشن، ممبر الفضل بورڈ اور اس کے علاوہ متعدد بورڈز و کمیٹیز کے ممبر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان میں بھی تقریباً نصف صدی خدمات کی توفیق ملی۔ دونوں تنظیموں کے صدر رہنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ 2009ء آپ کا مجلس انصاراللہ کی صدارت کا آخری سال تھا اور میری تنظیم انصاراللہ میں آمد کا پہلا سال تھا۔ خاکسار کو آپ کی صدارت میں بطور قائد تربیت انصاراللہ پاکستان کام کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی طبیعت میں رعب و دبدبہ بھی تھا اور لاچار و مجبور لوگوں کے لئے انتہائی نرم گوشہ رکھتے ہوئے دل پسیج جاتا تھا۔ خدمت دین اور خدمت خلق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمال تک پہنچی ہوئی شخصیت تھے۔ مجھے گزشتہ تین دہائیوں سے آپ کی شخصیت کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ وہ لوگ جو اپنا دوسروں پر اثر جما دیتے ہیں، جن کی قوت مؤثرہ اپنا طلسماتی کام دکھاتی ہوئی دوسروں پر اپنا اثر ڈال کر ان پر نقش ہو جاتی ہے۔ کچھ ایسا ہی جوہر آپ کی شخصیت میں تھا۔ آواز میں رعب تھا لیکن ذکر حبیب پر یہی آواز گلوگیر ہو جاتی تھی۔ آپ کی شیر کی طرح گرج بھی سننے کا موقع ملا اور ایک دردمند دل سے اٹھنے والے رقّت آمیز بول بھی سننے کو ملے جو طبیعت پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے تھے۔

اس قدآور شخصیت کے ساتھ گزرنے والے کئی لمحات یقیناً سرمایہ زیست ہیں اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آپ کی گوناں رفاقت نصیب ہوئی اور اس پہاڑ جیسی شخصیت کے مشاہدہ کا موقع ملا۔ آپ کا ذکر خیر کرنا جہاں ایک قرض ہے وہاں میرے لئے باعث اعزاز بھی ہے۔ میں 1990ء میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں آیا تو نظارت اصلاح و ارشاد مقامی جانے کا رقعہ حدیقۃ المبشرین سے ملا۔ یہاں ان دنوں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بطور ناظر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ یوں آپ کے ساتھ براہ راست آمنا سامنا ہونے کا یہ پہلا موقع میسر آیا تھا۔ آپ کی بارعب اور پُرکشش شخصیت متاثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔ اگرچہ میری میدان عمل میں آپ کے زیر سایہ یہ رفاقت صرف دو ماہ ہی رہی اور پھر مجھے وکالت تعلیم کے تحت ابلاغیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی بھجوا دیا گیا لیکن آئندہ زندگی میں آپ کی کئی لحاظ سے رفاقت نصیب ہوئی۔ میرا روزنامہ الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر تقرر ہوا تو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بھی ممبر الفضل بورڈ تھے۔ اس دوران آپ سے بہت مواقع پر رہنمائی لینے کا موقع ملا اور تقریباً سولہ سال بطور ممبر الفضل بورڈ آپ کی رفاقت رہی۔ میرا طاہر فاؤنڈیشن میں تقرر ہوا تو آپ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھی شامل تھے، میری انصاراللہ آمد پر آپ نے میرا انتخاب بطور قائد تربیت کیا۔ نظارت اشاعت میں خدمت کا موقع ملا تو یہاں بھی کئی مسودات کے حوالہ سے آپ سے راہنمائی کا موقع ملا اور پھر نظارت اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ میں بھی آپ نے مختلف اوقات میں روابط کا موقع پیدا کئے رکھا۔ یوں میں ان تین دہائیوں میں آپ کی شخصیت کا عینی شاہد ہوں۔

آپ کی شخصیت کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 فروری 2018ء میں اتنی خوبصورتی سے کھینچا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ یقیناً محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی سیرت و سوانح کا عظیم الشان بیان اور آپ کی خدمات کے لئے شاندار خراج تحسین ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ کہ اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعض محاسن و محامد کا تذکرہ تحدیث نعمت کے طور پر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

اسم بامسمّٰی: حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا۔ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بچپن میں فرمایا تھا کہ تمہارا نام تو غلامِ احمد ہے لیکن ہم تمہیں **احمد** کہہ کے پکاریں گے کیونکہ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔

یوں آپ **میاں احمد** کے نام سے مشہور ہوگئے۔ آپ حقیقت میں اسم بامسمّٰی بنے۔ آپ نے اپنے نام ''**غلام احمد**'' کو حقیقت میں سچا کر دکھایا۔ تمام عمر اپنے اس نام کی لاج رکھی۔ آپ احمد عربی ﷺ کے بھی غلام تھے اور احمد ہندی علیہ السلام کے بھی چاکر تھے کیونکہ آپ نے ساری زندگی وفا کے ساتھ خدمت دین میں گزار دی۔ یوں آپ نے اپنے نام کو سچا کر دکھایا۔

جماعتی تاریخ اور روایات کے امین: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ اور روایات پر عبور حاصل تھا۔ روایات صحابہ اور ان کے خاندانوں کا تعارف آپ کو ودیعت کیا گیا تھا۔ آپ جماعتی روایات کا خاص اہتمام کرتے اور انہیں روایات سلسلہ کو اپنی گفتگو اور خطابات کا موضوع بھی بنایا کرتے تھے تاکہ نئی نسل ان روایات کی حفاظت کر سکے۔

ذکر حبیب اور حالاتِ صحابہ کے ماہر: حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ کا بیان اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ آپ کی ایک بڑی خوبی تھی۔ اسی طرح صحابہ مسیح موعودؑ کا تذکرہ بھی بڑے ذوق اور شوق سے فرمایا کرتے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف اپنی صدارت انصاراللہ کے زمانہ میں بہت زور دیا کرتے تھے۔ اسی طرح صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے حالات اور ان کی روایات پڑھنے کے بارہ میں احباب کو توجہ دلاتے۔ آپ کا یہ ذوق اور جنون اس قدر تھا کہ آپ نے سیرت مسیح موعودؑ اور سیرت صحابہ پر موجود کتب کی اشاعت میں بھی ذاتی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ چنانچہ آپ کے دور صدارت انصاراللہ میں ''اصحاب احمد'' کی اشاعت نو ہوئی اور 313 صحابہ حضرت مسیح موعودؑ پر آپ نے کتاب مرتب کروائی۔ سیرت و روایات صحابہ پر مبنی دیگر کئی کتب کی اشاعت بھی آپ نے کروائی۔ یوں روایات صحابہ اور روایات سلسلہ کے امین ہونے کا عملی ثبوت ہمیں دیا۔

قادیان سے پیار اور آخری سفر میں اطاعت نظام کی اعلیٰ مثال: مسیح آخر الزمان کی مقدس بستی قادیان سے آپ کو بہت پیار تھا۔ مقامات مقدسہ کی تاریخ کے بارہ میں آپ کا علم سند رکھتا تھا۔ آپ نے اس علم کو اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہر سال آپ اپنے خاندان کے بچوں اور دوسرے زائرین کے گروپس کو بھی مقامات مقدسہ کے بارہ میں معلومات بڑی دلچسپی کے ساتھ فراہم کیا کرتے تھے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2017ء میں بھی آپ کو جانے کا موقع ملا۔ خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر آپ کی سیرت کے ایک اور پہلو کا مشاہدہ کرنے کا بھی موقع ملا کہ اس بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں آپ نے اٹاری سے قادیان اور قادیان سے اٹاری کا سفر جماعتی انتظام کے تحت چلنے والی بسوں میں ہی کیا حالانکہ آپ کے لئے بس کی سیڑھیاں چلنا بہت مشکل مرحلہ تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ جس سواری کا نظام جماعت نے انتظام کیا ہوا ہے اسی انتظام کے تحت ہمیں قادیان جانا اور وہاں سے آنا ہے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے خاندان کے افراد انہی بسوں میں گئے اور انہیں میں واپس آگئے۔ یہ آپ کی اطاعت نظام کی شاندار مثال ہے۔

مثالی برادران: پچھلی چار دہائیوں سے ہم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایک ساتھ دیکھتے رہے۔ مختلف دنیاوی حالات اور وقت گذرنے کے ساتھ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ الحمدللہ کہ دونوں بھائیوں نے سلسلہ سے بھی وفا کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور آپس میں بھی وفا کی مثال بن گئے اور خُلدِ بریں میں بھی ایک ساتھ ہونے میں دیر نہ کی اور جلد چھوٹا بھائی بڑے بھائی جان کے ساتھ جا ملا۔

ہمدردی خلق کا جوش: دکھی انسانیت کی ہمدردی آپ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔ مصائب و آلام سے گزرنے والے لوگ دادرسی اور مدد کے لئے آپ کے پاس آتے۔ مختلف النوع حاجتمند آپ کے ہاں حاضر رہتے تھے۔ ان سب کی ضروریات پوری کرنے کے لئے آپ ذاتی و ممکنہ جماعتی ذرائع اختیار کرتے ہوئے ان کے کام آتے اور جب تک ان کی ضرورت پوری نہ ہو جاتی آپ بے چین رہتے۔ بیوت الحمد سوسائٹی کے لئے آپ کی لمبی خدمات تھیں۔ اس سکیم کے ذریعہ بھی آپ کو سینکڑوں خاندانوں کی سکونتی ضروریات براہ راست اپنی نگرانی میں پوری کرنے کی توفیق ملی۔ علمی ضرورتمند بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ جماعتی معلومات اور تاریخ کے آپ انسائیکلوپیڈیا تھے۔ علمی جستجو رکھنے والوں کی علمی پیاس بجھانے کے لئے ہمہ تن ہشاش بشاش ہو کر حاضر رہتے۔ روزنامہ الفضل میں خدمت کے دوران مجھے کئی شخصیات کی وفات پر اور کئی اہم جماعتی تقریبات کی رپورٹنگ کا موقع ملتا رہا۔ اس کے لئے جب بھی راہنمائی کے لئے حاضر ہوا آپ کو ہر وقت راہنمائی کے لئے تیار پایا۔ آپ چونکہ جماعتی روایات کے امین تھے اس لئے رپورٹنگ پر آپ کی نظر تاریخی راہنمائی کا کام کرتی تھی۔ آپ کی نگرانی میں مجھے کئی مضامین لکھنے کا

بھی موقع ملا۔ ماہنامہ انصار اللہ شہدائے لاہور نمبر میری ادارت میں 2010ء میں شائع ہوا تھا۔ مجھے اس کے لئے آپ کا انٹرویو لینے کا بھی موقع میسر آیا جو کہ شہدائے لاہور نمبر کی زینت بنا۔ سانحہ 28 مئی 2010ء کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کو سنبھالنے کے لئے آپ جماعت کے مرکزی نمائندہ ونگران کی حیثیت سے کئی دن لاہور میں ہی قیام پذیر رہے اور شہداء کی تجہیز و تکفین اور ان کے پسماندگان کی خبرگیری اور احباب جماعت لاہور کی ڈھارس بندھانے کا کام بھی آپ کی تاریخی خدمت ہے۔ اس سانحہ عظیم کے موقع پر آپ کی قائدانہ صلاحیتیں، قوت فیصلہ، جذبہ خدمت، جذبہ ہمدردی اور احباب جماعت سے محبت کا دلکش پہلو کھل کر مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔

تربیت اولاد: خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ و پاکستان میں آپ کو احباب جماعت کے تربیتی مسائل خوش اسلوبی سے حل کرنے کے جہاں مواقع میسر آئے۔ وہاں آپ نے اپنا ذاتی نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی اولاد کی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ تربیت کی۔ اس تربیت کا ہی ثمرہ ہے کہ آپ کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمات دینیہ میں پیش پیش ہے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ برطانیہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ امریکہ میں مقیم آپ کے بیٹے مکرم مرزا نصیر احسان احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم سید محمود احمد صاحب ابن مکرم سید میر مسعود احمد صاحب بھی واقف زندگی اور ناظر صحت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو بھی تقریباً نصف صدی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و پاکستان میں خدمات کی توفیق ملی اور کئی سال صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان رہیں۔ یوں آپ کا گھر دینی خدمت گاروں کا گھرانہ ہے۔ آپ شجر سایہ دار بھی تھے اور پھلدار بھی۔ خدمت کی یہ لو جو آپ کے سینۂ صافی میں تمام عمر منور رہی یہ شمع اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اولاد میں بھی روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو مقبول خدمات دینیہ کی توفیق دے اور آپ کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخری خطاب اور درسِ وفا: مورخہ 4 فروری 2018ء کو ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی علمی و ورزشی ریلی کی تقریب تقسیم انعامات میں مجھے بھی شمولیت کا موقع ملا جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ یہ آپ کی آخری پبلک میٹنگ اور صدارت تھی۔ آپ نے اپنے خطاب میں محترم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کا ذکر خیر کیا کہ وہ کس قدر جماعتی وفا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنے والے واقف زندگی تھے۔ وہ اپنی ذات اور بیوی بچوں کی پرواہ کئے بغیر خلیفہ وقت کے ارشادات پر انتہائی مشکل حالات میں بھی جماعت کی خدمت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور پھر اسی راہ میں انہوں نے جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔

اس درسِ وفا کے وقت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پر رقت طاری ہوگئی اور آپ نے پُرنم آنکھوں سے ہمیں یہ سبق دیا کہ دربار خلافت سے اٹھنے والی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے چلے جاؤ اور زندگی کے آخری لمحہ تک وفا کے ساتھ خدمت سلسلہ کرتے جاؤ۔

یقیناً محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے زندگی کی آخری سانسوں تک سلسلہ کی خدمت اور خلافت سے وفا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ اپنے پیاروں میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کو ایسے وفادار اور سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆...☆...☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 14

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 14

تھے اس لئے اس بات کا انہوں نے بہت اثر لیا مگر صدر صاحب اور دوسرے افرادِ جماعت کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی اور وہ اپنے ایمان اور اسلام احمدیت پر قائم رہے۔ صدر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ایک دعائیہ خط لکھا جس کے جواب میں پیارے حضور نے ایک نعم البدل بچے کی بشارت دی۔ چنانچہ چند ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹے سے نوازا۔ اس کے سوا سال بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسرے بیٹے سے نوازا جس سے ان کے ایمان و ایقان میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ خلافت سے بھی مضبوط تعلق پیدا ہوا۔ آج اللہ کے فضل سے وہ نظام جماعت کا فعّال حصہ ہیں اور مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہیں۔ الحمدللہ۔

اس گاؤں میں مسجد کی تعمیر کا آغاز اپریل 2017ء میں ہوا۔ تعمیر میں خدام اور اطفال اور لجنہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مستری کے ساتھ مل کر کام کیا۔ خدا کے فضل سے اڑھائی ماہ کے قلیل عرصہ میں ہی مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور مورخہ 19 نومبر 2017ء افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں افراد جماعت کے علاوہ اس علاقہ کی مذہبی و سرکاری اہم شخصیات نے شرکت کی۔

اس علاقہ کے کمشنر پولیس نے مکرم امیر صاحب کے وفد کی عزت میں پروٹوکول دیتے ہوئے پولیس کی ایک گاڑی بوہیکوں شہر میں ریجنل ہیڈ کوارٹر بھجوائی تا کہ وہاں سے مکرم امیر صاحب کے وفد کو ایسکورٹ کر کے گاؤں تک لایا جائے۔ گاؤں والوں نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ وفد کا استقبال کیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دوپہر دو بجے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع فرنچ ترجمہ کے بعد مکرم صدر صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں معزز شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تمام احباب نے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد اطفال اور ناصرات نے مل کر اردو میں نظم پیش کی اور آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے تقریر کی۔ آپ نے احمدیوں کو مسجد آباد کرنے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ مسجد امن قائم کرنے کی ایک عظیم درسگاہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

اس کے بعد تمام احباب مکرم امیر صاحب کے ہمراہ مسجد کی جانب گئے اور مکرم امیر صاحب، کمشنر پولیس صاحب اور اس علاقہ کے سنٹرل امام صاحب نے مل کر فیتا کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں امیر صاحب نے دعا کروائی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس پروگرام میں شاملین کی تعداد چار سو سے زائد تھی۔

☆...☆...☆

تعمیر مساجد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات

(منصور احمد زاہد۔ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

غانا کے مشرقی صوبہ کی جماعت Somanya میں تعمیر مسجد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بعض واقعات ہدیۂ قارئین ہیں:

Somanya کی جماعت غانا میں Tema سے Akosombo ڈیم کے راستہ میں واقع ہے اور ڈیم کے قریب ہے۔ اس جماعت کا آغاز 1978ء میں ہوا اور ابتدائی احمدیوں میں سے احمد مارفُو صاحب اور حسن کاربو صاحب ہیں۔ بعد میں اَور لوگ بھی شامل ہوئے۔

2005ء میں خاکسار کی تقرری اس صوبہ میں ہوئی تو گاہے بگاہے اس علاقہ کا بھی دورہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مکرم حسن کاربو صاحب نے جو کہ اس وقت سرکٹ پریذیڈنٹ ہیں، بتایا کہ انہوں نے ریویو آف ریلیجنز کا مطالعہ کر کے مقامی مربی مرحوم سعید صاحب کے ذریعہ بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ ایک اور احمدی نے بتایا کہ احمدی داعی الی اللہ اس قصبہ میں تبلیغ کر رہا تھا اور وہ بائبل سے عیسائیت کے عقائد کی تردید کر رہا تھا، مَیں نے اپنے زُعم میں سوچا کہ بائبل تو مجھے بھی آتی ہے اور اُس داعی الی اللہ کو چیلنج کر دیا جس پر احمدی نے اُسے کہا کہ مَیں فلاں جگہ ٹھہرا ہوا ہوں، وہاں آ جانا، موضوع طے کر کے بات کر لیں گے۔

چنانچہ مَیں وہاں چلا گیا۔ موضوع طے کر کے گفتگو شروع ہوئی۔ مَیں جو بھی بات کرتا اور حوالہ دیتا، احمدی داعی الی اللہ اُسی بائبل سے میری بات کا حوالہ دیتا اور آخر مَیں لاجواب ہو جاتا۔ چنانچہ یہ سلسلہ چند دن چلا اور تمام موضوعات پر میرے پاس جتنے تیر تھے، چلائے اور آخر ترکش کو خالی پایا تب مجھے احساس ہوا کہ بائبل تو احمدی کی تائید کرتی ہے، لہٰذا مَیں نے بیعت کر لی۔

اسی جماعت کے مقامی صدر الحاجی سلیمان صاحب احمدی ہونے سے پہلے اپنے گاؤں میں امام تھے، جب انہیں تبلیغ کی گئی اور اُن پر حق روشن ہوا تو انہوں نے امامت کو خیرباد کہا اور اپنی زرعی زمین اور آموں کے باغ کی طرف متوجہ ہوگئے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جب مَیں احمدی نہیں تھا تو اپنے آپ کو عالم سمجھتا تھا مگر جب احمدی ہوا تو ایسے لگا کہ میرا علم تو ایک احمدی بچے سے بھی کم ہے۔

اس مقامی جماعت نے مسجد کی تعمیر کے لئے زمین غالباً 1983ء میں خرید لی تھی اور اُس وقت کی ضرورت کے تحت اس پر ایک بڑا ہال جو کہ نماز اور جمعہ کے لئے استعمال ہوتا تھا اور دو چھوٹے کمرے تعمیر کئے۔ مگر مقامی جماعت میں اتنی توفیق نہ تھی کہ اپنے ذرائع سے مسجد تعمیر کر سکیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے الحاج محمود ابوبکر صاحب سے جو کہ WA کے رہنے والے ہیں مگر اکراہ میں کنٹریکٹر کا کام کرتے ہیں، رابطہ کیا اور انہیں تحریک کی۔ چنانچہ انہوں نے وقتاً فوقتاً مالی قربانی کی جس کی وجہ سے سب سے پہلے بلاک بنوائے گئے اور پھر تعمیر کا کام شروع ہوا۔ مقامی احباب کی کمیٹی بنادی گئی جو کام کی نگرانی اور حساب کتاب سنبھالتی رہی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوبصورت مسجد تعمیر ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اس مسجد کی تعمیر میں کئی ایک رکاوٹیں بھی کھڑی ہوئیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دُور کر دیا۔ چند واقعات احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش ہیں۔

یہ مسجد کا احاطہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ اگلا حصّہ پہلے سے تعمیر شدہ ہے اور کسی کا گھر ہے۔ اُس پلاٹ کے ایک حصّہ سے ہمیں راستہ دیا گیا ہے تا کہ مسجد جایا جا سکے۔ جب مسجد کا کام شروع کروایا تو ہمسایوں نے رکاوٹ ڈالی اور سامان لے کر آنے جانے والے ٹرکوں کو روکا جس کے لئے ساتھ والے خالی پلاٹ سے سامان لے جایا جاتا رہا۔ جو عورت رکاوٹ پیدا کر رہی تھی اُنہی دنوں میں بیمار ہوئی اور اُس کی موت واقع ہوگئی۔ اس طرح پھر بعد میں کوئی رکاوٹ نہ ہوئی۔

تعمیر کا کام شروع ہوا تو بجلی کے محکمہ والے آ گئے اور انہوں نے کام رکوا دیا کیونکہ بجلی کی تار پلاٹ میں سے گزرتی تھی جس کے لئے احباب جماعت نے انہیں درخواست کی کہ تار کو با آسانی ہٹایا جا سکتا ہے اور نئی سمت دے کر منتقل کیا جا سکتا ہے اور جو بھی خرچ آئے ہم ادا کریں گے مگر محکمہ والے راضی نہ ہوئے۔ چند دن کے بعد رات کو اُس علاقہ کی بجلی کی تاریں چوروں نے کاٹ لیں جس پر محکمہ والوں نے نئی تاریں ڈالتے وقت جماعت کی تجویز کے مطابق کر دیا اور تعمیر کی اجازت دے دی۔

جس دوران مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ ایک ہمسایہ ریت چوری کرتا رہا اور پالے ہوئے سؤروں کے کمرہ میں گاہے بگاہے ڈالتا رہا۔ چنانچہ وہ بیمار ہوا اور اُس کی موت واقع ہوگئی۔ مکرم حسن کاربو صاحب نے بتایا کہ اُس نے اپنے عزیز واقف کاروں کے سامنے اعتراف کیا تھا کہ وہ مسجد کی ریت چوری کرتا رہا تھا۔

ہر چند کہ خانہ خدا کی تعمیر میں گاہے گاہے روکیں پیدا ہوتی رہیں مگر اللہ تعالیٰ بھی انہیں راستہ سے ہٹاتا چلا گیا۔ اس مسجد کا افتتاح 14 مئی 2016ء کو عمل میں آیا اور امیر و مشنری انچارج غانا الحاج نور محمد صالح صاحب نے افتتاح کیا۔ اس علاقہ میں داعیان الی اللہ کی کاوشوں سے مزید پھل بھی نصیب ہوئے۔ چنانچہ حال ہی میں اس علاقہ کو علیحدہ سرکٹ کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اب وہاں مقامی مربی متعیّن ہے۔

احباب کرام الحاجی محمود ابوبکر صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جن کی مالی قربانی سے مسجد کی تعمیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

تعلق باللہ کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

(جمیل احمد بٹ)

اللہ تعالیٰ سے تعلق انسانی سرشت میں داخل ہے۔ اسی سبب اپنی پیدائش سے بھی قبل اس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ اس کا رب ہے۔ یہ مکالمہ قرآن کریم میں یوں مرقوم ہے: اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی شَهِدۡنَا(الاعراف:173) یعنی کیا مَیں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں۔

یہ تعلق محبت کا ہے: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ’لفظ تعلق عَلَق سے ہے جس کے ایک معنی محبت بھی ہوتے ہیں پس آیت خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ(العلق:03) کہ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ انسان کی فطرت میں اس نے اپنی محبت کا مادہ رکھ دیا ہے‘۔

(تعلق باللہ از حضرت مصلح موعودؓ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ نمبر157)

تعلق باللہ سب سے بڑا فرض: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

’’حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ملنا اور اس سے تعلق کا پیدا ہو جانا یہ سب سے اہم اور ضروری چیز ہے۔ اور اگر خدا مل سکتا ہے تو پھر اس میں کوئی شبہ ہی نہیں رہتا کہ ہمارا سب سے بڑا فرض یہی رہ جاتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کریں اور اس طرح اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیں‘‘۔(تعلق باللہ از حضرت مصلح موعودؓ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ نمبر126)

اللہ تعالیٰ سے محبت کے اس تعلق کو بڑھانے کے دس ممکنہ ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ اللہ پر ایمان اور معرفت:

حسنِ باری تعالیٰ اور اس کی احسانی صفات کا علم اللہ پر ایمان اور اس کی معرفت کو بڑھاتا ہے۔ اور نتیجتاً محبت کو بھی۔ کہ محبت کی محرک دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک حسن جس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے اور دوسرے احسان۔ اللہ کے حسن و احسان کے اس ادراک کے لئے کھلی آنکھوں اور بیدار ذہن کے ساتھ ان بے شمار نعمتوں پر توجہ اور غور و فکر کرنا نقطۂ آغاز ہے جو اللہ نے انسانی زندگی کی پیدائش، اس کے برقرار رکھنے، سہل کرنے اور انجام کار اس کی نجات کے لئے عطا کی ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ: وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا(ابراھیم:35) ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو کبھی ان کا شمار نہ کر سکو گے۔

اللہ تعالیٰ کے محیطِ کل حسن و احسان کا بڑھتا ہوا یہ ادراک بتدریج دلوں میں اللہ کی محبت بڑھانے کا ابتدائی ذریعہ ہے۔

2۔ ذکرِ الٰہی:

محبت بالطبع محبوب کے ذکر کی متقاضی ہے۔ ذکرِ الٰہی کی طرف راغب رکھنے کے لئے اللہ فرماتا ہے کہ: فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ(البقرۃ:153) ترجمہ: پس میرا ذکر کیا کرو مَیں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔

اللہ کا ذکر عبادتِ الٰہی کا مضمون ہے۔ یہی انسان کی پیدائش کی غرض ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ(الذاریات:57) ترجمہ: اور میں نے جنّ و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اُسوۂ رسول ﷺ میں اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے، کھانے پینے غرضیکہ انسانی زندگی کی ہر حرکت اور سکون اور سرگرمی کے مواقع پر دعاؤں کے ملنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی ایک ہمہ وقت شغل ہے۔ ان کے ساتھ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے فرائض اور دیگر عبادات اور قربانیاں اس کے مزید ذرائع ہیں۔ ہر موقعہ پر اللہ کا ذکر اور نمازوں کی اس کے تقاضوں کے مطابق ہر روز ادائیگی انسان کو تعلق باللہ کی طرف متوجہ رکھتی ہے اور اس کو اس درجہ تک لے جانے میں ممد ہے کہ جب اس کا دل مسجد سے اٹک جاتا ہے۔

یہ ذکرِ الٰہی اللہ سے تعلق کو بڑھانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

3۔ نوافل:

نوافل مقرر کردہ خدمت میں زیادتی ہے۔ یعنی فرض نماز، روزہ اور مالی قربانی سے زائد کرنا۔ یہ زائد خدمت محبتِ الٰہی کو پانے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی ہے کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا:

’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے... میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں... مَیں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو مَیں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی (چیز) سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو مَیں اسے پناہ دیتا ہوں‘۔ (بخاری کتاب الرقاق)

پس نمازِ تہجد کی باقاعدہ ہر روز ادائیگی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں جن دو رکعات نفل روزانہ اور ہر پیر یا جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے اور جن دعاؤں کو بار بار دہرانے کی نصیحت فرمائی ہے ان پر تواتر سے عمل اور اسی طرح زائد مالی قربانی نوافل ہیں۔ اور تعلق باللہ کو بڑھانے کا ذریعہ۔

4۔ مجاہدہ:

مجاہدہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرۃ:4) ترجمہ: اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ) میں خرچ کرتے ہیں۔

اللہ کی بخشی ہوئی نعمتوں میں جان، مال، عقل، علم، فہم، ہنر غرضیکہ سب طاقتیں شامل ہیں۔ ان سب کو دینی ضرورتوں اور اس کے بندوں کے فائدہ لئے خرچ کرنے کا یہ حکم جانی اور مالی قربانی اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم ہے۔

جان و مال کی قربانی الٰہی جماعتوں کا شعار رہا ہے۔ ان کے ایمان کی مضبوطی اور حق کے پھیلاؤ کے لئے ان سے قربانیوں کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اس بارے میں یہ سنت اللہ یہی ہے جیسا کہ فرمایا: وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ (البقرۃ156) ترجمہ: اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔

بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی، ان کی خدمت لوگوں کے کام آنا اور ان کی خاطر اپنا وقت اور مال دینا اور تکلیف اٹھانا بعض اوقات دینی فرائض کی بجا آوری پر بھی بھاری ہو جاتا ہے۔

غرضیکہ اپنی تمام موجود صلاحیتوں، اموال اور نعماء کو دینی اغراض اور اہل دنیا کی ضروریات کے لئے بھی خرچ کرنا اللہ سے تعلق کی راہیں کھولتا ہے۔

5۔ صحبتِ صالحین:

انسان طبعاً نمونہ کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو اور زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اچھوں کی صحبت اختیار کرنے کا یہ حکم فرمایا ہے کہ: کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (توبہ:119)(ترجمہ از حضرت مسیح موعودؑ) تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو راستباز ہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ نمبر 422) قرب کا اثر ایک عام مشاہدہ کی بات ہے۔ وہ مٹّی بھی خوشبو دینے لگتی ہے جس پر گلاب کے پھول کھلتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کی درج ذیل حدیث میں بھی اسی کا اظہار ہے:

’برے ہم نشین اور اچھے ہم نشین کی مثال عطار اور لوہار کی مثال ہے۔ عطار کے پاس اگر تو بیٹھا ہوگا تو یا وہ تجھے تحفہ دے گا۔ یا تو اس سے خوشبودار چیز مول لے گا۔ ورنہ کم سے کم خوشبو تو تجھے پہنچے ہی گی۔ اور لوہار کے پاس بیٹھنے کی صورت میں تیرے کپڑے جلیں گے۔ ورنہ دھوئیں کی بو تو تجھے دکھ دے گی ہی‘۔ (صحیح بخاری بحوالہ پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں از حضرت میر محمد اسحاق صاحب صفحہ 51 پبلشر انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن)

احمدیوں کی آپس کی دوستیاں، جماعتی پروگراموں اور اجتماعات میں شرکت اسی غرض سے ضروری ہے۔ اب تو MTA کے ذریعہ دنیا میں موجود سب سے راستباز وجود کے ساتھ بھی وقت گزارنا ممکن ہو گیا ہے۔ پس ایم ٹی اے کے ساتھ وقت گزارنا اور اس کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے روحانی مائدہ کا زیادہ سے زیادہ حصول تعلق باللہ بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

اس حکم میں بدصحبت سے اجتناب بھی شامل ہے۔ یعنی دنیوی اور دینی ہر دو لحاظ سے بدوں سے دوستی نہ رکھی جائے۔ وہیں اس کا یہ بھی تقاضا ہے کہ انٹرنیٹ پر موجود گند کو بھی بدصحبت شمار کر کے اس سے دور رہا جائے اور پورے طور پر بچا جائے۔

6۔ ویسا بننا جن سے اللہ محبت کرتا ہے:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

تعلق باللہ بڑھانے کے لئے ان جیسا بننا یقیناً ایک مفید ذریعہ ہے۔ قرآن کریم میں علی الترتیب ایسے درج ذیل گروہوں کا ذکر ہے:

توّابین (البقرۃ:232)، متطہّرین (البقرۃ:223)، متقین (آلِ عمران:77)، صابرین (آلِ عمران:147)، محسنین (آلِ عمران:149)، متوکّلین (آلِ عمران:160) مقسطین (مائدۃ:43) اور اتباع رسول کرنے والے۔ ان سب سے اللہ محبت کرتا ہے۔

ان ناموں کی کسی قدر وضاحت درج ذیل ہے:

توّابین: یہ گناہ پر ندامت کرنے والے اور اللہ کی بارگاہ میں جھکنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ:

’توّابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں‘۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 338 نیا ایڈیشن)

’جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے، نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ (بقرۃ 223:) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اسے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 2 نیا ایڈیشن)

متطہّرین: اللہ کی خاطر ظاہری پاکیزگی اختیار کرنے والے کہ یہ باطنی طہارت کی راہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’متطہرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں‘۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 338 نیا ایڈیشن)

’متطہّر وہ ہوتے ہیں کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہیں اور ان کے دل میں ایک کِیٹ سے لگی رہتی ہے کہ کسی طرح ان آلائشوں سے پاک ہو جاویں اور نفسِ امّارہ کے جذبات پر ہر طرح سے غالب آ کر زکی النفس بن جاویں‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 409-410 نیا ایڈیشن) ’پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو‘۔ (رسالہ انذار بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 705 نیا ایڈیشن)

متقین: تقویٰ اختیار کرنے والے۔ اللہ سے ڈرنے والے۔ یہ وہ خوف ہے جو اپنے پیاروں کی ناراضگی کا ہوتا ہے۔ اور جس کی بنیاد محبت ہوتی ہے۔ متقی اللہ کے لئے اچھے کام کرتے اور بُرے کام اور چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچتے ہیں۔ مخفی امور میں بھی رضائے الٰہی کو مقدم کرتے ہیں اور ہر معاملہ میں اللہ کو ڈھال بناتے ہیں۔

تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت توجہ دلائی ہے۔ بطور مثال چند ارشادات درج ذیل ہیں:

’تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے‘۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342 نیا ایڈیشن)

’روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتّی الوسع رعایت رکھے‘۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)

’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 680 ایڈیشن جدید نظارت اشاعت ربوہ)

آپ کے منظوم کلام میں سے ایک شعر اور مصرع

’ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے‘
’وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں‘

(بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین بحوالہ درِّثمین)

صابرین: قبولیتِ حق کے سبب مخالفین کے ہاتھوں دکھ، تکلیف اور حق تلفیاں، مضبوطیٔ ایمان کے لئے تقدیرِ الٰہی کے تحت ابتلا، قضا و قدر کے ہاتھوں آزمائش اور قانونِ قدرت کے نتیجہ میں نقصان اور قریبیوں سے بچھڑنا، ان سب مواقع پر دلی بشاشت سے صبر کرنے والے اس زمرہ میں آتے ہیں۔

صبر کے ذریعہ محبتِ الٰہی پانے کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے:

’جب انسان محض حق جوئی کے لئے تھکا نہ دینے والے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اور مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 461 نیا ایڈیشن)

محسنین: احسان کرنے والے ۔ یہ خدمتِ خلق کا میدان ہے ۔ ضرورت مند اور حاجت مند کو اللہ نے اپنے سے قریب جانا ہے ایک حدیثِ قُدسی کے مطابق بھوکے کو کھانا نہ کھلانا، ننگے کو کپڑے نہ پہنانا، ضرورتمند کی حاجت پوری نہ کرنے کو اللہ نے خود اپنے آپ کو نہ کھلانا، نہ پہنانا، اور خود کی حاجت روائی نہ کرنا فرمایا ہے۔

حدیثِ مبارکہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہ کے تحت تمام مخلوق کو اللہ کی عیال جاننا، پھر اس عیال کی محبت، قربانی اور ایثار کے جذبہ کے ساتھ خیر خواہی کرنا، ان کے کام آنا اور جو کچھ اللہ نے ہمیں دیا ہے اس میں سے ان کے لئے خرچ کرنا اور آنحضرت ﷺ کی اتباع میں ان کی ہدایت کے لئے بے چین رہ کر کوشش کرنا سب احسان میں داخل ہے۔

متوکّلین: اللہ پر توکل کرنے والے ۔ ہر طرح پوری تدبیر کے نتیجہ اللہ پر چھوڑ دینا توکل ہے ۔ اس میں اسباب رعایت کی ترتیب ہے یعنی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھنا پھر خدا پر توکل کر کے اسے چھوڑنا ۔ یہ اپنی کوشش کو کافی نہ سمجھنے اور نتیجہ ہر حال میں اللہ کے ہاتھ میں ہونے کا درس ہے ۔ یہ سوچ اللہ کے قریب کرنے والی ہے ۔ توکل کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ:

’توکّل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر دعاؤں میں لگ جاؤ کہ خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر ۔ صد ہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد و تہ و بالا کر سکتے ہیں ۔ ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزلِ مقصود پر پہنچا‘ ۔ (الحکم 24 مارچ 1903ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 188 نیا ایڈیشن)

مقسطین: انصاف کرنے والے ۔ ہر حال میں انصاف سے کام لینا ۔ خواہ فیصلہ اپنے دوست اور عزیز کے خلاف ہی کیوں نہ ہو ۔ یہ اخلاق کا اعلیٰ معیار ہے کہ انصاف کے معاملہ میں اپنے پرائے میں کوئی فرق نہ کیا جائے ۔ یہ اللہ کے قریب کرنے والا ہے۔

اِتّباعِ رسول کرنے والے: ان چند گروہوں کے علیحدہ ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی خوش خبری ان سب لوگوں کو بھی دی ہے جو آں حضرت ﷺ کی اتباع کریں ۔ جیسا کہ فرمایا: اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) ترجمہ: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

آنحضرت ﷺ تعلق باللہ کے انتہائی مقام تک پہنچے ۔ اس لئے آپ ﷺ کی کامل پیروی اور اپنے ہر فعل، قول، حرکت اور سکون میں آپ ﷺ کے نمونہ کے مطابق کرنا اللہ کے تعلق کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔

7۔ ایسا نہ بننا جن سے اللہ محبت نہیں کرتا:

قرآنِ کریم میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہے جن سے اللہ محبت نہیں کرتا ۔ جب ہم اللہ سے تعلق کو بڑھانا چاہتے ہیں تو یہ لازم ٹھہرتا ہے کہ ہم ان سب باتوں سے مکمل احتراز کریں جن کے کرنے والوں سے اللہ محبت نہیں کرتا ۔ ان لوگوں میں یہ شامل ہیں:

مُخْتَالًا (النساء:37): متکبر: جو اپنی شان بڑی سمجھیں اور اس پر تکبر کر کے دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھیں۔

فَخُوْرًا (النساء:37) بے جا فخر کرنے والے: جو اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو اپنا ذاتی وصف سمجھ کر اس پر بے جا فخر کریں۔

اَلْمُفْسِدِیْنَ (المائدۃ:65) جو زمین پر فساد کرتے ہیں اور ناانصافی سے حق تلفی۔

اَلْمُعْتَدِیْنَ (المائدۃ:88) حد سے گزرنے والے ۔ جو خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود و قیود کو توڑیں ۔ خواہ افراط سے خواہ تفریط سے۔

اَلْمُسْرِفِیْنَ (الانعام:142) فضول خرچ کرنے والے ۔ ضرورت سے زیادہ لینا، زیادہ کھا لینا، ضائع کر دینا اہل و عیال کی پرواہ کئے بغیر خیرات کر دینا سب اس میں شامل ہے۔

خَوَّانٍ (حج:39): جو اپنے میں خیانت کا مادہ رکھتا ہو۔

کَفُوْرٍ (حج:39): ناشکرا: جو ناشکر گزار ہو ۔ یہ احسان فراموشی ہے جو ناپسندیدہ ہے کیوں کہ حکم یہی ہے کہ:

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراھیم:8) ترجمہ: اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔

اَلْفَرِحِیْنَ (قصص:77) اِترانے والا: جو عارضی لذات اور چھوٹی کامیابیوں پر شیخی بگھارے اور اترائے۔

الظّٰلِمِیْنَ (شوریٰ:142) ظالم: جو ابتداً زیادتی کرتے ہیں یا وہ جو بدلہ لینے میں زیادتی کرتے ہیں اور جوش انتقام میں خود ظالم ہو جاتے ہیں۔

8۔ استقامت:

تعلق باللہ کی منزل استقامت کو چاہتی ہے ۔ راہ کی مشکلات اور آزمائشوں پر ثابت قدم رہنا پیچھے نہ ہٹنا بلکہ ہر چہ باداباد کہہ کر گردن رکھ دینا اور قضاء و قدر کے آگے دَم نہ مارنا ہی وہ استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے ایسا کرنے والوں پر قرآنِ کریم نے فرشتے اترنے کی نوید دی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ (حٰم السجدۃ:41) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں ۔ یہ تعلق باللہ بڑھانے کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔

9۔ یقین:

یہ یقین کہ تعلق باللہ میں بڑھنا ایک ممکن بات ہے۔ انسان کو جدوجہد پر اکساتا ہے اور ان کوشش کرنے والوں کو اللہ راہ دکھاتا ہے ۔ جیسا کہ فرمایا: وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت:70) ترجمہ از حضرت مسیح موعودؑ: اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے ۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ نمبر 419 ایڈیشن 2008ء)

جیسا کہ اصول ہے کہ جوئندہ یابندہ ۔ یعنی جو ڈھونڈتا ہے سو پاتا ہے ۔ اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے یہ خبر دی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ... جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ... اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو مَیں اُس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا ۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو مَیں اُس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا، اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو مَیں اُس کی طرف دوڑ کر آؤں گا ۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ خوش خبری بھی دی ہے: ’تمہیں خوش خبری ہو کہ قُرب کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں ۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ سے داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں‘ ۔ (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 308- 309 ایڈیشن 2008ء)

10۔ دعا:

تعلق باللہ میں بڑھنے کا وہ آخری ذریعہ جس کا اس وقت ذکر کرنا ہے وہ دعا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قبولیتِ دعا کی بشارت دی ہے جیسا کہ فرمایا: وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:61) ترجمہ: تم دعا کرو مَیں قبول کروں گا۔

دعا کی طرف بار بار رغبت دلائی گئی ہے کیوں کہ خدا کو پانا خدا کی مدد کے ساتھ ممکن ہے ۔ خود آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ جو اللہ سے تعلق میں تمام مخلوق سے آگے تھے ۔ دعائیں کرتے تھے ۔ ایسی دو دعائیں یہ ہیں۔

i۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبَّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ، وَ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ (ترمذی کتاب الدعوات) ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے ۔ اے اللہ! میری محبوب چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کی خاطر میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری جو پیاری چیزیں تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا کر دے۔

ii۔ ترجمہ: ’اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں ۔ اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے ۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے مال، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے میٹھے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے‘ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حرفِ آخر: انسانی زندگی کا حاصل یہی ہے کہ دل میں موجود اللہ سے تعلق کی چنگاری کو ہوا دے کر اس درجہ کو پہنچایا جائے کہ اس کا سب کچھ اللہ کا ہو جائے اور دل کی پنہانیوں سے یہ صدا بلند ہو کہ: اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ (الانعام:163) ترجمہ: یقیناً میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور مرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے۔

اللہ کرے کہ ہم سب تعلق باللہ میں اس درجہ بڑھنے والے ہو جائیں ۔ آمین۔

غزل

وہ نام پیار سے جس کا پکار دیتے ہیں
پھر اس کے دونوں جہاں وہ سنوار دیتے ہیں

خدا کی حمد ، درودِ محمدِؐ عربی
سکونِ قلب و نظر کو قرار دیتے ہیں

وہ ان کی باتیں ، ہنسی اور اُن کی یاد کے پھول
خزاں کے دَور میں رنگِ بہار دیتے ہیں

بس ایک نظرِ تبسّم ہی ڈال کر اپنی
ہم مَے کشوں کو وہ لطفِ خمار دیتے ہیں

”اَلْعَصْر“ جس کی قسم خود خدا نے ہے کھائی
اب اس کے صاف دکھائی آثار دیتے ہیں

رہے نہ خوف کوئی اس کو بدبلاؤں کا
جسے وہ حِفظ کا اپنی حصار دیتے ہیں

کبھی چراغ کی پڑنے لگے جو لَو مدّھم
ہم اپنے تازہ لہو سے ابھار دیتے ہیں

پھر اس کا کوئی بھی حصہ ہمیں قبول نہ ہو
جو چیز ہم کبھی صدقہ میں وار دیتے ہیں

ہماری جیت جو ان کو اگر پسند نہ ہو
ہم ایسی جیت کر بازی پھر ہار دیتے ہیں

ہم ایسے بوجھ کو رکھتے نہیں جو بوجھ بنے
اسے تو سر سے ہم جلدی اتار دیتے ہیں

ظفرؔ انہیں ہی ملیں قرب کے بلند مقام
اَنا کا سانپ کچل کر جو مار دیتے ہیں

(مبارک احمد ظفرؔ)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

فجی

فجی کے مختلف مقامات پر بُک سٹالز لگانے کے کامیاب پروگرامز

[خلاصہ رپورٹس مرسلہ: سیف اللہ مجید (مربی سلسلہ) اور آصف احمد عارف (مربی سلسلہ)]

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی کو مورخہ 27 جنوری بمقام لکوتو (LEKUTU)، مورخہ 02 فروری بمقام لمباسہ ٹاؤن اور مورخہ 10 فروری بمقام صووا بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔

ان بک سٹالز کا بنیادی مقصد اسلام کی خوبصورت تعلیم کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا اور اسلام کے بارہ میں لوگوں کے منفی خیالات کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی پُرامن اور بھائی چارہ کی تعلیم سے دُور کرنا تھا۔

ان بک سٹالز پر اسلام کی پُرامن تعلیم سے متعلق مختلف بینرز آویزاں کئے گئے تھے جن کو دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے۔ نیز قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم، خاص طور پر فجین ترجمہ اور ہندی ترجمہ دیکھ کر لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کیا۔ قرآن کریم کے علاوہ مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی کتب ان سٹالز پر رکھی گئیں۔

ان مواقع پر مختلف عناوین پر مشتمل پمفلٹس اور بعض کتب بھی تقسیم کی گئیں۔ بک سٹال کو وزٹ کرنے والے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب و خواتین تھیں۔ لمباسا ٹاؤن کے بک سٹال پر ایک ہندو خاتون کو پمفلٹ بعنوان He is our Krishna دیا گیا تو وہ بہت خوش ہوئی اور فرط جذبات سے اس کے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگی کہ میں نے پہلی دفعہ کسی مسلمان کو کرشن جی کے بارہ میں پمفلٹ تقسیم کرتے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بک سٹالز کامیاب رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ فجی روز افزوں ترقی کرتی رہے اور ان کوششوں کے نتیجہ میں بہترین ثمرات نصیب ہوں۔ آمین۔

☆...☆...☆

بنگلہ دیش

جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی تقریب تقسیم اسناد کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: یاسین احمد، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش)

ہماری یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش کے موقع پر ہر سال سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کسی مرکزی نمائندہ کو بنگلہ دیش بھجواتے ہیں۔ امسال (2018ء) مکرم مولانا سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد پاکستان تشریف لائے تھے۔

تقریب تقسیم اسناد میں شامل ہونے والے معززین کے ساتھ شاہدین 2016ء کی ایک تصویر

چنانچہ مرکزی نمائندہ کی موجودگی میں جامعہ احمدیہ میں تقریب تقسیم اسناد کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

ستمبر 2006ء میں جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کے سات سالہ شاہد کورس کا آغاز ہوا تھا۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل 37 طلباء نے شاہد ڈگری حاصل کر لی ہیں۔ 2016ء میں 6 طلباء اور 2017ء میں 7 طلباء نے شاہد کورس مکمل کیا تھا جنہیں اس تقریب میں اسناد دی گئیں۔

تقریب تقسیم اسناد میں شامل ہونے والے معززین کے ساتھ شاہدین 2017ء کی ایک تصویر

جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ سات سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ مضامین میں ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، حدیث، عربی ادب، عربی قواعد، اردو، فارسی، انگریزی کے علاوہ کلام، موازنہ مذاہب، فقہ، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت وغیرہ بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ نصاب کے ساتھ ساتھ علمی مقابلہ جات بھی ہوتے ہیں مثلاً تلاوت قرآن، نظم، تقریر اور مضمون نویسی (بزبان اردو، انگریزی اور بنگلہ)۔ نیز کوئز قرآن مجید اور روحانی خزائن کوئز کے بھی بہت دلچسپ مقابلے ہوتے ہیں۔

سال بھر میں کھیلوں کا بھی انتظام ہے۔ فٹ بال، کرکٹ، والی بال وغیرہ۔ روزانہ صبح ورزش ضروری ہے۔ سال میں ایک دفعہ 5 کلومیٹر تیز چلنے اور ایک دفعہ 20 کلومیٹر پیدل چلنے کا مقابلہ بھی ہوتا ہے۔ ماہ جنوری میں تین روزہ سالانہ کھیلوں میں ورزشی مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ سال میں ایک روز پکنک ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر سال درجہ ثالثہ اور درجہ رابعہ کے طلباء چار روز کے لئے تعلیمی سفر پر جاتے ہیں جس میں Bay of Bengol کے خوبصورت جزیرہ سینٹ مارٹین، Cox's Bazar کے ساحل سمندر، پہاڑی ضلع Bandar Bon شامل ہیں۔

ہر سال تقریباً 5 ہفتوں پر مشتمل تعلیمی سفر کے لئے شاہد کلاس کے طلباء قادیان جاتے ہیں۔ قادیان میں پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان کے زیر انتظام طلباء تعلیمی و تربیتی پروگرام میں حصہ لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں مقدس مقامات لدھیانہ، ہوشیارپور وغیرہ کی زیارت بھی کروائی جاتی ہے۔ مسجد مبارک قادیان میں نمازیں اور نوافل ادا کرنے اور بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعائیں کرنے سے جو غیر معمولی اثر ہوتا ہے وہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ایسے پروگراموں سے طلباء کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

قادیان میں شاہد کے امتحانات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے۔ ان امتحانات کا انتظام پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے زیر نگرانی ہوتا ہے۔ اس سے قبل شاہد کلاس کے طلباء مقررہ عنوان پر مقالہ تحریر کرتے ہیں۔ ممتحن صاحبان مقالہ جات چیک کرتے ہیں اور پھر Viva ہوتا ہے۔ امتحانات کے نتائج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہوتے ہیں۔

امسال کی تقریب تقسیم اسناد میں شاہد کی سند حاصل کرنے والے مربیان سلسلہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

سن 2016ء کے مربیان سلسلہ: 1۔ مکرم روح الامین۔ 2۔ مکرم شعیب احمد خندکر۔ 3۔ مکرم خالد مسند احمد خان۔ 4۔ مکرم محمد بیپلب شاہ۔ 5۔ مکرم طاہر احمد۔ 6۔ مکرم زاہد الاسلام۔

سن 2017ء کے مربیان سلسلہ: 1۔ مکرم شاہ احسان الدین۔ 2۔ مکرم محمد عطاء الرحمان۔ 3۔ مکرم نعام الحسن۔ 4۔ مکرم محمد فراد احمد۔ 5۔ مکرم عبد المنعم خان چوہدری۔ 6۔ مکرم محمد قمر الزمان۔ 7۔ مکرم معروف احمد۔

9 فروری 2018ء بعد نماز عشاء تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ کے اسمبلی ہال میں منعقد ہوئی۔ جامعہ کے تمام طلباء اور اساتذہ کے علاوہ لندن سے مکرم مرزا محمود احمد صاحب، جامعہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران، شاہدین کے Guardians اور مہمان کرام بھی شامل تھے۔

مکرم مولانا محمود احمد شاہ صاحب کی صدارت میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد امداد الرحمان صدیقی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش نے معززین کو خوش آمدید کہا اور مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا سید محمود احمد شاہ صاحب نے شاہدین میں سندات تقسیم کیں اور اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مختصر لیکن بہت مفید اور ضروری نصائح کیں اور قیمتی ہدایات دے کر دعا کروائی۔ کھانے کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆...☆...☆

بینن (مغربی افریقہ)

بینن کے گاؤں "سینوے پوتا" میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

(خلاصہ رپورٹ مرتبہ: مکرم عارف محمود مبلغ سلسلہ، بینن)

سینوے پوتا (SINWE-KPOTA) گاؤں میں جماعت کا پودا سال 2015ء میں لگا۔ مکرم رحیم زکریا صاحب اس علاقہ میں تبلیغ کے دوران سینوے پوتا گاؤں کے ایک دوست مکرم ایریک (Mr Erick) صاحب سے ملے جنہوں نے بیعت کر لی اور افراد جماعت کو اپنے گاؤں میں تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ گاؤں میں تبلیغ کے نتیجہ میں بیعتیں ہوئیں۔ چند روز بعد تیز آندھی کے ساتھ بارش آئی جس کے نتیجہ میں مکرم صدر صاحب کے گھر کی دیوار گر گئی اور ان کا نومولود بچہ فوت ہو گیا۔ اس حادثہ سے علاقہ میں ایک شور پڑ گیا کہ ان لوگوں کا اپنے دین سے پھر جانے کی وجہ سے ہمارے خدا ہم سے ناراض

ہو گئے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ احمدیت قبول کرنے سے قبل مشرک

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور... از صفحہ نمبر 20

ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق پینتالیس کروڑ اٹھاون لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

گھانا میں جماعت کے پروگراموں کو ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ جو کوریج ملی وہ 379 گھنٹوں پر مشتمل ہے۔ ٹی وی پر پانچ سو اڑتالیس پروگرام ہوئے۔

مالی میں، سیرالیون میں، آئیوری کوسٹ میں، نائیجیریا میں، برکینا فاسو میں، بینن میں، گیمبیا میں بھی پروگرام نشر ہوئے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے ٹی وی سٹیشنز، ریڈیو سٹیشنز پر بھی اللہ تعالیٰ موقع عطا فرما رہا ہے۔

گھانا نیشنل ٹیلیویژن اور سائن پلس پر (CINE PLUS) ہفتہ وار پروگرام ہوتے ہیں اور ان پروگراموں کے ذریعہ اس سال ان کو بارہ بیعتیں عطا ہوئیں۔ ریڈیو کے ذریعہ سے 819 لوگوں کے سوال جواب کے پروگرام بھی ہوئے۔

اخبارات میں کوریج

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت۔ مجموعی طور پر چار ہزار چونتیس اخبارات نے تین ہزار ایک سو اٹھاسی جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً پینتالیس کروڑ ستر لاکھ سے زائد افراد بنتی ہے۔

تحریک وقف نو

تحریک وقفِ نو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفین نو کی تعداد میں دو ہزار آٹھ سو اٹھارہ (2818) کا اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے کے ساتھ واقفین نو کی کل تعداد تریسٹھ ہزار ستتر (63077) ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد سینتیس ہزار نو سو تہتر (37973) لڑکیوں کی تعداد پچیس ہزار ایک سو چار (25104) ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد چھبیس ہزار دو سو بتیس (26232) ہے جس میں لڑکے سترہ ہزار پانچ سو چھ (17506) اور لڑکیاں آٹھ ہزار سات سو آٹھ (8708) ہیں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس کے بعد پھر جرمنی میں، پھر یوکے میں۔ پھر انڈیا میں پھر کینیڈا میں۔

مخزن تصاویر

شعبہ مخزن تصاویر کے تحت بھی مختلف دنیا میں تصاویر بھجوائی جاتی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے شعبہ کو اپ ڈیٹ کیا ہے۔

احمدیہ آرکائیوز

احمدیہ آرکائیو کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ تبرکات کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ممالک میں سینتیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ پانچ ہومیو پیتھک کلینک کام کر رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں چالیس مرکزی ڈاکٹر اور بارہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں 19 مرکزی اساتذہ بھی ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے تحت بھی کام ہو رہا ہے جو کنسٹرکشن کے علاوہ افریقن ممالک میں پینے کا پانی صاف مہیا کرنے کے لئے سولر سسٹم مہیا کرنے کا کام بھی کر رہے ہیں۔ اور ینگ انجینئرز میں جو والنٹیئر کر کے یہاں سے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اجر دے اور ان کے کام میں برکت ڈالے۔ احمدیہ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن کے تحت بھی انجینئرز افریقہ میں جا کے کام کر رہے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ اٹھارہ ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں تہتر ہزار چھ سو چھتیس (73636) متاثرین کی مدد کی گئی۔ کھانے پینے کی اشیاء اور طبی معاونت مہیا کی گئی۔

پروگرام کے تحت چار ممالک برکینا فاسو، مالی اور نائیجر اور گوئٹے مالا میں آنکھوں کے فری آپریشنز کے پروگرام چل رہے ہیں۔ 1359 آپریشن کئے گئے اور اب تک کل 13631 افراد کے فری آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 525 فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ چار لاکھ نو سو تینتیس مریضوں کا علاج کیا گیا۔

خون کے عطیات

خون کے عطیات۔ مجموعی طور پر چودہ ہزار آٹھ سو نوے (14890) یونٹس خون کے عطیات دیئے گئے۔ انڈیا میں 1850 خون کی بوتلیں عطیہ میں دی گئیں۔ امریکہ میں اس سال بلڈ ڈرائیو کے انعقاد کے تحت احمدی اور غیر احمدی احباب نے مجموعی طور پر 3044 خون کی بوتلیں عطیہ میں دیں۔ انڈونیشیا میں چھ ہزار سے زائد۔ اسی طرح باقی ممالک میں۔

چیریٹی واکس

چیریٹی واکس کے ذریعہ جو یورپ اور مغربی ممالک میں منعقد کی جاتی ہیں کل 86 چیریٹی واکس کے ذریعہ سترہ لاکھ آٹھ ہزار دو سو دس ڈالر کی رقم جمع کی گئی جو فلاحی اداروں میں تقسیم کی گئی۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری۔ برکینا فاسو میں 2067، نائیجیریا میں 1250 قیدیوں سے رابطہ کیا گیا۔ کانگو کنشاسا میں، گھانا میں، مالی میں، کیمرون میں، مجموعی طور پر پانچ ہزار تین سو قیدیوں سے رابطہ کیا گیا اور ان کی مدد کی گئی۔

نومبایعین سے رابطوں کی بحالی

نومبایعین سے رابطہ اور بحالی کی رپورٹ یہ ہے کہ برکینا فاسو نے امسال ستائیس ہزار نومبایعین سے رابطہ بحال کیا۔ نائیجیریا نے چوبیس ہزار آٹھ سو اسّی۔ مالی نے سترہ ہزار ایک سو دس۔ سیرالیون گیارہ ہزار ایک سو ستر۔ سینیگال آٹھ ہزار۔ آئیوری کوسٹ۔ بینن۔ کینیا۔ گھانا۔ تو گویا سارے افریقن ممالک اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔

نومبایعین کے لئے تربیتی کلاسز

نومبایعین کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ایک سو چھ ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال چار ہزار چار سو چھتیس جماعتوں میں چوّن ہزار چار سو نناوے تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔ اور شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد ایک لاکھ پینتالیس ہزار ایک سو پندرہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے افراد جو شامل ہوئے تین لاکھ 89 ہزار ہے۔

امسال ہونے والی بیعتیں

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ نو ہزار سے اوپر ہے۔ اور ایک سو چوبیس ممالک سے تقریباً دو سو ستاون اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ مالی میں ایک لاکھ دس ہزار دو سو بتیس بیعتیں ہوئیں۔ نائیجر کی امسال چوہتر ہزار ایک سو چونتیس بیعتیں ہیں۔ نائیجیریا میں ستّر ہزار۔ گنی کناکری میں پچپن ہزار۔ سیرالیون دوران سال پچاس ہزار۔ جماعت بینن کو دوران سال انچاس ہزار سے اوپر بیعتیں ملیں۔ کیمرون اڑتالیس ہزار سے اوپر۔ برکینا فاسو چھتیس ہزار۔ سینیگال ستائیس ہزار۔ گھانا بائیس ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ اٹھارہ ہزار۔ کونگو برازاویل بارہ ہزار۔ لائبیریا آٹھ ہزار اور اسی طرح باقی ممالک ہیں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے سلسلہ میں بعض واقعات ہیں۔ بیلیز کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست مسٹر شین ٹلٹ (Mr Shane Tillet) نے بتایا کہ تقریباً 2006ء کی بات ہے جب ان کے دادا جان فوت ہونے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ عنقریب تمہارے پاس ایک ایسا مذہب آئے گا جو کہ ان پڑھ اور غرباء کے لئے بھی ہوگا۔ جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم ان میں شامل ہو جانا۔ چنانچہ جب ہم نے شین ٹلٹ صاحب کو ان کے گاؤں جا کر تبلیغ کی تو انہیں اپنے دادا جان کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے جلسہ سالانہ بیلیز میں شمولیت اختیار کی اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ نادرن ریجن کی (Gbandaa) جماعت میں نومبایعین کی تربیت کے لئے ایک لوکل مبلغ کو بھجوایا گیا جس نے توحید باری تعالیٰ کی برکات اور بت پرستی کے نقصانات پر خطبہ دیا اور کہا کہ بے جان بتوں کے پاس قطعاً کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ معلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دی کہ انہوں نے بتوں کے خلاف تبلیغ کی اور یہاں تک کہ بعض بتوں کو توڑا لیکن انہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس گاؤں کے چیف اور دیگر بزرگوں نے بھی خطبہ سنا۔ جمعہ کی رات کو ہی چیف کے گدھے نے اس کے گھر میں موجود بت کو لات مار کر توڑ دیا جس پر اس چیف نے سوچا کہ اب اس کے گدھے کی خیر نہیں اور جلد ہی اسے کچھ ہو جائے گا۔ لیکن جب اگلی صبح اس نے دیکھا کہ اس کے گدھے کا کچھ بھی نہیں ہوا تو چیف ہمارے معلم صاحب کے پاس آیا اور سارا واقعہ سنا کر کہا کہ تم نے ٹھیک کہا تھا کہ ان بتوں کے پاس کوئی طاقت نہیں اس لئے آئندہ میں بتوں کی عبادت نہیں کروں گا۔ چنانچہ چیف نے بُت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔

ماسکو سے چھ ہزار تین سو کلومیٹر دور روس کی ایک ریاست بوریاتیا (Buryatia) سے ایک دوست وادم اوئی بیک صاحب (Vadim Uibik Dorjgi) کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ روس میں جب کمیونزم اور دہریت کا دور ختم ہوا تو میری توجہ بھی مذہب کی طرف ہوئی اور میں نے اپنے خالق حقیقی کی تلاش شروع کر دی۔ میرا آبائی تعلق بریت (Buriat) قوم سے ہے جس کا مذہب بدھ مت تھا۔ اس لئے میں سب سے پہلے بدھ ازم کی طرف متوجہ ہوا لیکن مجھے وہاں روحانی سکون نہیں ملا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تلاش میں میری توجہ رشین آرتھوڈوکس چرچ کی طرف ہوئی۔ میں نے بپتسمہ بھی لیا لیکن وہاں بھی مجھے سکون نہیں ملا۔ میں نے اسلام کے بارے میں سن رکھا تھا لیکن مجھے اسلام کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ پھر ہماری ریاست میں جب پہلی مسجد بنی تو میرا اسلام کے ساتھ باقاعدہ تعارف ہوا اور میں نے 2014ء میں اسلام قبول کر لیا۔ لیکن پھر بھی دل کو مکمل اطمینان نہ ہوا۔ مجھے پتا چلا کہ اسلام کے اندر بھی کئی فرقے موجود ہیں۔ اس کے بعد ایک دن 2015ء میں انٹرنیٹ پر مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں علم ہوا۔ مَیں نے آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کے بارے میں مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ مَیں نے جماعت احمدیہ کے خلفاء کی سوانح کا مطالعہ کیا۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی سے مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ اندھے متعصّب اور شدت پسندوں کے ہاتھوں مظالم کا نشانہ بن رہی ہے۔ اسی وقت میرے دل نے گواہی دی کہ اسلام کے اندر جماعت احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلامی تعلیمات کی نمائندگی کرتی ہے۔ جس جماعت پر ظلم ہو رہا ہے وہی سچی جماعت ہے۔ چنانچہ پھر میرا رابطہ ماسکو کے مبلغ کے ساتھ ہوا اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد مَیں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جماعت میں داخل ہو گیا۔ موصوف نے مجھے لکھا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے نفع بخش وجود بن سکوں اور میرے قبیلہ کی شاخ مجھ پر ختم ہو رہی ہے اس لئے دعا کریں کہ میرے خاندان کا چراغ ہمیشہ جلتا رہے۔

اسی طرح مختلف واقعات ہیں۔ پیراگوئے جہاں گزشتہ سال جماعت کا پودا لگا تھا وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے جماعت کے مشن ہاؤس کے قریب ہی واقع مین سٹریٹ میں جماعت کے تعارف کے حوالے سے دو بینرز لگائے اور بینرز لگا کر مشن ہاؤس واپس آ گیا۔ مجھے علم نہیں تھا کہ میرے اس معمولی سے کام کو بھی اللہ تعالیٰ کسی کی ہدایت کا موجب بنا دے گا۔ ایک دوست بنجامین لوپیز (Benjamin Lopez) صاحب جو کہ ریٹائرڈ وکیل ہیں اس بینر کو دیکھ کر مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کافی سالوں سے اسلام کے بارے میں پڑھ رہے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر سچے دل سے یقین ہے اور مذہب اسلام نے انہیں تسکین قلب عطا کیا ہے۔ موصوف اپنے آپ کو دل میں مسلمان ہی تصور کرتے تھے لیکن باقاعدہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ بنجامین صاحب نے بتایا کہ وہ گھر سے بجلی کا بل ادا کرنے کے لئے نکلے تھے اور انہوں نے اس راستے سے جانے کا ارادہ کیا جہاں سے وہ عموماً نہیں جاتے تھے لہٰذا جب وہ بینرز والی جگہ پر پہنچے تو بینر پر مشن ہاؤس کا ایڈریس نوٹ کیا اور ہمارے تبلیغی پروگرام میں شامل ہو گئے اور بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ اب موصوف احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور ایک فعّال احمدی ہیں۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

خوابوں کے ذریعہ سے بھی بعض لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔ گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ الحاج شریف کمارا صاحب جو کہ بساؤ شہر کے رہنے والے ہیں جب ان کو جماعت کا علم ہوا تو انہوں نے مشن ہاؤس آنا شروع کر دیا۔ مشن ہاؤس آ کر قرآن کریم ناظرہ اور دیگر تعلیمات وغیرہ حاصل کرتے رہے۔ جب ان کے ایک چچا کو پتا چلا کہ

وہ احمدیوں کے مشن میں چلے جاتے ہیں تو انہوں نے شریف کمارا صاحب کو اپنے گاؤں بلایا اور کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ تم جماعت احمدیہ کے پاس جاتے ہو تمہیں علم نہیں کہ وہ کافر ہیں اور وہ تمہیں تمہارے دین سے دور کر دیں گے اور تم نے جماعت احمدیہ سے رابطہ رکھا تو تمہارا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ ان کے چچا کے علاوہ اور بھی گاؤں والوں نے انہیں کافی برا بھلا کہا۔ ان باتوں کی وجہ سے کمارا صاحب بہت پریشان ہوئے اور دعاؤں میں لگ گئے کہ اے اللہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے کوئی نشان دکھا دے اور اگر یہ جماعت جھوٹی ہے تو مجھے ان سے دور کر دے۔ وہ کہتے ہیں کچھ دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سارے لوگ ایک قبرستان میں جمع ہیں اور نماز جمعہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر ایک اعلان ہوتا ہے کہ عبداللہ کمارا نامی شخص جمعہ پڑھائے گا۔ پھر جب وہ جمعہ پڑھانے کے لئے آیا تو اس نے سورۃ فتح کی آیت اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا (الفتح:2) کی تلاوت کی اور تلاوت کرنے کے بعد کہنے لگا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرے تمام گناہ بخش دیئے ہیں اور اس نے مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے کیونکہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ یہ بات سن کر میں نے خواب میں ہی اللہ اکبر کا نعرہ بلند آواز سے لگانا شروع کر دیا۔ میری آواز اتنی بلند تھی کہ میرے گھر کے تمام افراد نیند سے اٹھ گئے اور انہوں نے مجھے اٹھا کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ اتنی اونچی آواز میں اللہ اکبر کا نعرہ کیوں لگا رہے ہو اس پر میں نے انہیں جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کا راستہ دکھا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

یتنکو دوگو برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس شہر میں رہنے والی ایک خاتون سانبورے سلمٰی نے بیعت کے بعد اپنی قبولیت احمدیت کی وجہ بتائی کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے مرحوم والد آئے ہیں اور سب بہن بھائیوں کو اکٹھا کر کے ایک نہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کو پار کرنے کے لئے تم لوگ کون سا راستہ اختیار کرو گے۔ سب نے ایک راستہ کی طرف اشارہ کیا۔ اس پر والد صاحب نے جواب دیا کہ تم سب اس نہر کو پار کرنے کے لئے وہ راستہ لو جس سے احمدیت گزر رہی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا جب جماعت سے رابطہ ہوا تو انہوں نے اپنی ایک بہن اور بڑے بھائی کے ساتھ احمدیت قبول کر لی۔

مخالفین کے پراپگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں

اس کے بہت سارے واقعات ہیں۔ وقت نہیں ہے کہ سنائے جائیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتیں ہو جاتی ہیں۔ بینن کے ایک ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم اپنے ریجن کے علاقہ تانُوگو (Tanogou) میں تبلیغ کے لئے گئے اور لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی آمد اور امام مہدی کے ظہور کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اس پروگرام کے نتیجہ میں اسّی سے زائد بیعتیں حاصل ہوئیں۔ اس گاؤں میں ایک کچی مسجد بھی موجود تھی۔ ہم نے وہاں نماز ادا کی اور واپس آ گئے۔ کہتے ہیں چند روز بعد اس گاؤں کا جب دوبارہ دورہ کیا تو پتا چلا کہ اس علاقے کی بڑی مسجد کے امام نے یہ بات مشہور کر دی کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور مسلمانوں کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتے۔ ہم نے اسی وقت امام سے رابطہ کیا اور انہیں کہا کہ ہم آپ کی مسجد میں آ رہے ہیں آپ بھی مسجد میں آ جائیں۔ چنانچہ علاقے کی اس بڑی مسجد میں کافی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ امام صاحب کے پہنچتے تک ہم نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی دوران امام صاحب بھی آ گئے۔ امام صاحب نے بعض سوالات پوچھے جن کے ان کو مدلّل جواب دیئے گئے۔ اس کے بعد نماز کا وقت ہوا تو ہم نے مسجد میں نماز عصر ادا کی۔ امام یہ سب کچھ دیکھتا رہا لیکن اس سے کوئی بات نہیں بن سکی۔ چنانچہ اس بات سے متأثر ہو کر مزید 79 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس طرح امام کی مخالفت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید بیعتیں عطا فرما دیں۔

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بیعتیں

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کے بعض لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست سے ہمارے معلم نے امام مہدی کی آمد کے متعلق بات کی تو اس نے بہت تلخ جواب دیئے اور معلم صاحب کو برا بھلا کہا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتے۔ معلم صاحب نے انتہائی تحمل کے ساتھ اس کو دوبارہ سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے پھر جھگڑا شروع کر دیا۔ اس کے جواب میں ہمارے معلم صاحب نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کسی قسم کا ردّعمل نہیں دکھایا۔ وہ شخص اس وقت تو وہاں سے چلا گیا لیکن معلم صاحب کے رویّے کا اس شخص پر اس قدر اثر ہوا کہ چند دن کے بعد وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو یقیناً احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ جس جماعت کے معلم بھی اس قدر نرمی اور تحمل سے بات کرتے ہیں وہ سچی ہو گی۔ چنانچہ یہ شخص بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

برکینا فاسو کے ریجن بوبو جلاسو کے ایک نومبائع اپنی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے سے پہلے مَیں جماعت احمدیہ کا اور وہابیوں دونوں کا ریڈیو سنتا تھا اور دونوں کا آپس میں موازنہ کرتا رہتا تھا۔ ایک دن احمدیہ ریڈیو پر جلسہ سالانہ کا اعلان ہوا تو مَیں نے سوچا کہ جلسہ میں شرکت کر کے دیکھ لیتا ہوں۔ میں نے جلسہ میں جب تقاریر سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے۔ میں نے نوٹ کیا کہ جلسہ کے دوران احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا بھی لطف آتا ہے۔ پہلے غیر احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا تھا تو ایسا لگتا تھا کہ نماز ہوئی ہی نہیں۔ چنانچہ جلسہ کے بعد مَیں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

نو احمدیوں کی ثابت قدمی

نومبایعین کو احمدیت چھوڑنے کی دھمکیاں اور مخالفت اور مال اور مدد کا لالچ اور ان کی ثابت قدمی اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔ صغیر عالم صاحب مبلغ ضلع جلپائی گوڑی (بنگال) لکھتے ہیں کہ جماعت 'پہاڑ پور' میں تبلیغ کے دوران ایک پچپن سالہ دوست امین الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت کی توفیق دی۔ موصوف کاشتکار ہیں اور شریف النفس ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں اکیلے ہی بیعت کی تھی۔ موصوف کا احمدیت قبول کرنا تھا کہ ان کے آس پاس کے غیر احمدیوں اور رشتہ داروں کی طرف سے ان پر ظلم و ستم شروع ہو گیا۔ گاؤں والوں نے ان کی اہلیہ اور بیٹوں کے ذریعہ ان کو پہلے تو جماعت چھوڑنے کے لئے کہا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے سچائی کا پتا لگ گیا ہے میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ جب ان کے گھر والوں نے دیکھا کہ یہ باز نہیں آ رہے تو گھر والوں نے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ ان کے بیٹوں نے انہیں مارا اور ان پر جھوٹا کیس کروا کر جیل بھیجنے کی دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن موصوف نے اپنا ایمان قائم رکھا۔ اس مخالفت کی وجہ سے موصوف کو گھر چھوڑ کر کئی راتیں باہر نہر کے کنارے گزارنی پڑیں لیکن موصوف ان سب سختیوں اور مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔

مصر کے ایک دوست صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ والدین مجھے کافر قرار دیتے ہیں۔ میرا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ دونوں نے سر بازار مجھے ڈنڈوں سے زدو کوب کیا حتی کہ بعض ہمسایوں نے مجھے بچایا۔ ان کے اکسانے پر بھائیوں کی طرف سے بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ مجھے بدنام کرنے کے لئے مجھ پر اور میری بیوی پر ایسے گندے الزام لگاتے ہیں کہ جن سے شیطان بھی شرما جائے۔ مَیں آتے جاتے ہمسایوں سے چھپتا پھرتا ہوں اور بہت تکلیف میں ہوں کیونکہ وہ مجھ پر کفر کے الزام کے ساتھ ساتھ میرے خلیفہ کو بھی گالیاں دیتے ہیں اس لئے میرے دل میں والدین کے لئے جذبات محبت و احترام نہیں رہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کی الزام تراشیوں اور تکالیف سے بچائے اور انہیں اپنے بکھیڑوں میں الجھا دے اور خود ان سے انتقام لے۔

اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان کرے۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے۔

بیعت کے بعد نومبایعین میں بعض غیر معمولی تبدیلیاں

کونگو کنشاسا سے اسماعیل صاحب لکھتے ہیں کہ میں کیتھولک عیسائی تھا اور عبادت کے لئے چرچ جاتا تھا لیکن مجھے سکون نہیں ملتا تھا۔ جب سے میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوا ہوں میری زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہے۔ پہلے میں بہت جھگڑالو تھا۔ کثرت سے شراب نوشی کیا کرتا تھا اور سال میں ایک آدھ دفعہ عبادت کیا کرتا تھا۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہوں اور میں اسلام قبول کر کے بہت خوش اور مطمئن ہوں۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ بلانگا (Bilangaa) نامی ایک گاؤں کے اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اس سے پہلے یہ لوگ لامذہب تھے۔ انہیں جب نماز پڑھنی سکھائی گئی تو ایک دن ایک نومبایع نے ہمارے معلم سے سوال کیا کہ دن میں تو پانچ نمازیں ہیں لیکن کیا کوئی نماز رات کی بھی ہے۔ اس پر انہیں تہجد کی نماز کے بارے میں بتایا گیا تو نومبایع کہنے لگے کہ تہجد کی نماز بھی انہیں سکھائیں۔ معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ صبح چار بجے آ جائیں۔ چنانچہ اگلے دن معلم صاحب نے انہیں نماز تہجد پڑھائی۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن مَیں سویا ہوا تھا کہ گاؤں والے تہجد کے وقت آ گئے اور کہا کہ اٹھو تہجد کا وقت ہو گیا ہے۔ معلم صاحب کو نومبایعین تہجد پڑھا رہے ہیں۔ معلم صاحب اس کے بعد قریباً تین ہفتے وہاں رہے اور نومبایعین باقاعدگی سے نماز تہجد کے لئے آتے رہے۔ معلم صاحب بتاتے ہیں کہ جب ہم تبلیغی دورے سے واپس آ گئے تو نومبائعین نے فون کر کے بتایا کہ آج ہم نے خود نماز تہجد ادا کی ہے اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ ہر رکعت میں سورۃ کوثر پڑھتے رہے ہیں کیونکہ ابھی انہیں سورۃ فاتحہ کے علاوہ صرف ایک ہی سورۃ یاد کروائی گئی تھی۔

میسیڈونیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جو لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں ان میں نمایاں روحانی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ بعض لوگ جو قبول احمدیت سے پہلے صرف نام کے مسلمان تھے اور شراب کے عادی تھے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد شراب چھوڑ دی ہے اور نمازوں میں باقاعدہ ہو گئے ہیں۔ ایک دوست صافت صاحب کے ایک عزیز نے بتایا کہ جب سے صافت صاحب نے احمدیت قبول کی ہے وہ مکمل تبدیل ہو گئے ہیں۔ انہیں نماز کی ہمیشہ فکر رہتی ہے۔ سفر ہو یا حضر جونہی نماز کا وقت ہوتا ہے سب کچھ چھوڑ کر پہلے نماز ادا کرتے ہیں۔ دوسرے احمدیوں کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں اور کبھی لوگ نہ آئیں تو بہت افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

مائیکرونیشیا کے مبلغ احتشام الحق لکھتے ہیں کہ دو ماہ قبل فون پہ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بیعت کی اور جلسہ سالانہ مائیکرونیشیا میں شامل ہوئے۔ موصوف کی صحت اتنی اچھی نہیں ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے ان کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی ہے اور نظر بھی کافی کمزور ہے۔ ان کے لئے دوسروں سے ہاتھ ملانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ جلسہ کے موقع پر نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک کلاس کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ دوست مجھے کہنے لگے کہ مَیں اذان دینا چاہتا ہوں۔ اس پر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ انہوں نے اذان کہاں سے سیکھ لی ہے۔ کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میری خواہش تھی کہ مَیں اذان سیکھوں تو مَیں نے سیکھ لی۔ چنانچہ انہوں نے اذان دی۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ مجھے یہ نظارہ بڑا پیارا لگا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والا ایک شخص جس کو بیعت کئے ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا ہے جو ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتا۔ نہ کھڑا ہو سکتا ہے، نظر بھی کچھ نہیں آتا، اذان دیتے وقت نظر نہ آنے کی وجہ سے قبلہ کا رخ بھی پتا نہیں لیکن وہ اللہ اور رسول کی محبت میں اذان سیکھتا ہے۔ یہ وہ تبدیلی ہے جو احمدیت قبول کرنے والوں کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔

وکٹوریہ آسٹریلیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان ایلن شیلڈز (Allan Shields) صاحب نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ ان کا اکتوبر 2016ء سے جماعت سے رابطہ تھا اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرتے تھے لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ موصوف کئی بیماریوں میں مبتلا تھے جن کے لئے باقاعدہ دوائیاں استعمال کرتے تھے۔ اس سال موصوف جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شامل ہوئے اور بعد میں بڑے جذباتی ہو کر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مَیں نے زندگی میں کبھی اس طرح کا ماحول محسوس نہیں کیا۔ اس جلسہ کے بعد میں ایک بہتر انسان، بہتر شوہر اور بہتر والد بن کر میلبرن واپس لوٹ رہا ہوں۔ واپس جا کر موصوف نے بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ اس پر ان سے کہا کہ آپ ابھی مزید مطالعہ کریں۔ اور دعا کریں۔ چنانچہ ایک دن مسجد میں نماز کے بعد کہنے لگے کہ مَیں نے جب سے مسجد آنا شروع کیا ہے مجھے اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ نماز ہی میری دوائی بن گئی ہے۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

کوسووو کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبایعین میں غیر معمولی تبدیلی اور جماعت کا کام کرنے کے لئے ایک جوش ہے۔ الیریان ابراہیمی صاحب ایک مخلص نوجوان ہیں۔ نظام وصیت میں شامل ہیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔ دین کی خاطر وقت کی قربانی میں مصروف رہتے ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے ہر جمعرات کو ایک لمبا سفر طے کر کے مشن ہاؤس آتے ہیں اور معلم صاحب کے ساتھ مل کر تبلیغی ملاقاتیں کرتے ہیں اور پھر اگلے جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس اپنے شہر چلے جاتے ہیں۔

فرنچ گیانا کے مبلغ انچارج صدیق منور صاحب لکھتے ہیں کہ فرنچ گیانا میں ایک عیسائی خاتون نے ستمبر 2016ء میں اسلام قبول کیا۔ وہ لوکل اخبار میں مکان کرایہ پر لینے کے لئے اشتہار پڑھ رہی تھی۔ اسی دوران اس نے احمدیہ جماعت کی طرف سے اعلان پڑھا کہ ہمارے ہاں قرآن مجید فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ اور دیگر اسلامی کتب دستیاب ہیں۔ چنانچہ اس نے فوراً جماعت سے رابطہ کیا اور قرآن مجید فرانسیسی ترجمہ کی ایک کاپی خریدی اور دیگر کتب بھی حاصل کیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کے بعد موصوفہ نے اپنے چار بچوں کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ لِنڈا (Linda) صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں متعدد چرچوں میں گئی ہوں لیکن مجھے کہیں بھی دلی سکون نہیں ملا۔ مجھے ایک زندہ خدا کی تلاش تھی اور اب مجھے میرا خدا مل گیا ہے۔ مجھے ایک راحت اور سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ میں بیحد خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بہترین جماعت میں شامل کر دیا ہے۔ میری زندگی میں ایک انقلاب آ گیا ہے۔ میں نماز اور قرآن کی تلاوت سے ایک لذت پاتی ہوں۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں میرے اندر تبدیلی پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کا ایک جوان بیٹا احمد Ludavic بھی جماعتی سرگرمیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ قرآن کریم پڑھنے کا شوق ہے اور مسجد میں اذان بھی دیتا ہے۔ لنڈا صاحبہ خود بھی چندہ ادا کرتی ہیں اور اسلام کے حوالے سے ان کے اندر ایک خاص جوش پایا جاتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ تبلیغی دورے کے دوران ایک خاتون نے احمدیت قبول کی اس عورت نے ہمارا تبلیغی ٹیم کو اپنے گھر بلایا اور اپنے سارے بچوں کی موجودگی میں کہنے لگی کہ گو میں زیادہ پڑھی لکھی تو نہیں ہوں لیکن اپنے بچوں کو وصیت کرنا چاہتی ہوں کہ اگر کسی نے احمدیت کو چھوڑا تو قیامت کے دن وہ اس سے نہیں بولیں گی۔

مخالفین احمدیت کی ناکامی و نامرادی

مخالفین احمدیت کی ناکامی و نامرادی۔ گیمبیا کے مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نیامینا ایسٹ ریجن میں ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ تبلیغ کے بعد گاؤں کا الکالی کہنے لگا کہ میں کبھی بھی احمدیت کو اپنے گاؤں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا اور احمدیت کو ہر ممکن ذریعہ سے روکنے کی کوشش کروں گا۔ الکالی یہ کہہ کر میٹنگ سے اٹھ کر چلا گیا (شاید نمبردار کو الکالی کہتے ہوں گے) وفد نے الکالی کے جانے کے بعد تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور حاضرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے مثالیں دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو سخت مشکلات آئیں لیکن صحابہ نے صبر و رضا کے نمونے دکھائے۔ اللہ کے فضل سے اُسی دن چار سو سے زائد افراد نے اس الکالی کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر احمدیت قبول کر لی۔ الکالی کو جب پتا چلا کہ گاؤں والوں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ سیدھا تھانے گیا تا کہ جماعت کے خلاف شکایت درج کروا سکے۔ اس پر پولیس افسر کہنے لگا کہ ہر آدمی کو مذہبی آزادی ہے۔ اگر آپ جماعت میں داخل نہیں ہونا چاہتے تو آپ کی مرضی لیکن جو داخل ہو رہے ہیں آپ انہیں روک نہیں سکتے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ اس نے بھی احمدیت قبول کر لی ہے لیکن اس کے باقی کسی ساتھی نے نہیں کی۔ لیکن میں نے کسی کو مجبور بھی نہیں کیا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم جماعت کی مخالفت سے باز آ جاؤ۔ گاؤں کا الکالی وہاں سے ناکام واپس ہوا۔ اپنی شکایت لے کر ڈسٹرکٹ کورٹ چیف کے پاس گیا۔ ڈسٹرکٹ چیف کہنے لگا کہ بچپن میں جب میں اپنے ابّا کے ساتھ کھیتوں میں کام کر رہا تھا تو ایک ہوائی جہاز گزرا تھا جس پر میرے ابّا نے کہا تھا کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو لوہا ہوا میں اڑے گا۔ ڈسٹرکٹ چیف کہنے لگا کہ گو میں نے بیعت فارم تو پُر نہیں کیا لیکن دل سے احمدی ہوں۔ بہتر ہے کہ تم جماعت کی مخالفت نہ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اس طرح وہ یہاں سے بھی ناکام و نامراد ہوا۔ مخالفین کے بد انجام کی بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ انہیں میں چھوڑتا ہوں۔

تائید خداوندی

تائید خداوندی کے ایک دو واقعات بیان کرتا ہوں۔ آئیوری کوسٹ کے بندوکو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن خاکسار دورے سے واپس آ رہا تھا تو دُور سے دھواں دیکھا جو ہماری ایک جماعت 'سومنا' کے علاقے سے آ رہا تھا۔ خاکسار نے صدر جماعت کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ گاؤں کے کھیتوں کو آگ لگ گئی ہے اور پورا گاؤں اس آگ کے بجھانے میں مصروف ہے۔ چونکہ افریقہ کے دیہات میں پانی وافر مقدار میں نہیں ہوتا اس لئے لوگ ریت یا دوسرے طریقوں سے ہی آگ بجھاتے ہیں۔ صدر صاحب کہنے لگے کہ آگ بہت زیادہ ہے جو اَب میرے کھیت کی طرف بھی جا رہی ہے۔ اس وقت فصل بھی پکنے کو تیار تھی اور اس پر ہی ان کا سارا دارومدار تھا۔ بہرحال ان کو تسلی دی کہ آپ اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس سے خدا کا وعدہ ہے کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ آپ بے فکر ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے کھیت کی خود حفاظت کرے گا۔ کہتے ہیں تھوڑی دیر بعد خاکسار بھی وہاں پہنچ گیا۔ صدر صاحب کہنے لگے جب فون پر بات ہوئی ہے تو اس کے فوراً بعد ہی ہوا چلی جس کی وجہ سے آگ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا اور آگ پر قابو بھی پا لیا گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے بڑے نقصان سے انہیں بچالیا۔

مخالفین کا بدانجام

مخالفین کے انجام کا بھی ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ چٹاگانگ بنگلہ دیش کے مبلغ لکھتے ہیں دو سال قبل چٹاگانگ میں ایک شخص نے بنگالی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس شخص نے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور بعد ازاں احمدیت سے انکار کر کے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بنگلہ زبان میں اس پر قرآن نازل کیا ہے اور بنگالیوں کے لئے اسے نبی مقرر کیا ہے۔ اب خلافت احمدیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے کئی دفعہ اس کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کا جواب ہوتا تھا کہ خلافت احمدیہ نعوذ باللہ تباہ ہو جائے گی اور بڑے نازیبا الفاظ استعمال کرتا تھا۔ ایک روز اچانک اس کی گویائی بند ہو گئی۔ اس کو چٹاگانگ میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسے کینسر ہے اور آخری مرحلے میں ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا علاج بھی ممکن نہیں ہے اسے گھر لے جائیں۔ اور وہ ایک لفظ بھی اس کے بعد ادا نہیں کر سکا۔

یمن سے ایک صاحب محمد المنصری لکھتے ہیں کہ 2015ء میں بیعت کی تھی اور نماز اور جمعہ باقاعدگی سے ہمارے گھر میں ہوتی تھی۔ تین مخالف مولویوں نے میرے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ ان میں سے ایک القاعدہ کے ساتھ قتل ہو گیا۔ دوسرے کو برین ہیمبرج ہوا اور اس نے مسجد میں آنا چھوڑ دیا۔ تیسرے کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ اس کے تمام مرید اسے چھوڑ گئے ہیں۔ دوسری طرف جماعت کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں اور احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مَیں پہلے شیعہ تھا پھر تبلیغی جماعت میں شامل ہوا۔ پھر ایک دن ایم ٹی اے پر مکرم مصطفی ثابت صاحب کا پروگرام دیکھ کر جماعت کے بارے میں اعتکاف اور استخارہ کیا تو خدا تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ پندرہ اشخاص میرے زیر تبلیغ ہیں اور ان میں روحانی تبدیلی اور اخلاقی بہتری نظر آتی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔

اسی طرح بعض واقعات ہیں۔ تو یہ مختصراً بعض واقعات مَیں نے بیان کر دیئے اور رپورٹ پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فِئَہ قَلِیْلَہ ہے۔ اور شاید اِس وقت تک چار ہزار پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے۔ اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا۔ اور تعجّب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا؟ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا۔ اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔'' (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 64) اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں پر اپنا فضل فرماتا رہے، ثبات قدم عطا فرمائے اور ہمیں بھی احمدی ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا خاص عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

☆...☆...☆

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب... از صفحہ نمبر 2

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب... از صفحہ نمبر 2

پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نمازوں کے پابند، بہت نیک، مخلص اور فدائی انسان تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ربوہ میں آ کر آباد ہوئے اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت جرمنی میں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

9۔ مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم (سادھوکی ضلع گوجرانوالہ۔ حال ربوہ)

18 جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت مخلص، باوفا اور ملنسار خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی پرانی خادمہ تھیں اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

10۔ مکرمہ زبیدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی نور الحق انور صاحب مرحوم (سابق مبلغ افریقہ و امریکہ و الجزائر فجی)

29 دسمبر 2017ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لمبا عرصہ محلہ دارالعلوم غربی میں لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت ہمدرد، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ واقفین زندگی کی بہت عزت اور احترام کرتی تھیں۔ ربوہ میں ہونے والے مرکزی جلسوں پر مہمانوں کی خدمت بڑی خوش دلی سے کیا کرتی تھیں۔ میاں کے بیرون ملک خدمت کے عرصہ کے دوران اکیلے ہی بچوں کی تربیت اور پرورش کی۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

11۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ملہی (ربوہ)

18 جنوری 2018ء کو تقریباً 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی اور خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، بڑے ہمدرد، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ 1974ء کے پر آشوب دنوں میں بھی پمفلٹ تقسیم کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم منور احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ کے والد اور مکرم عبد القدوس قمر جاوید صاحب (سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ حال کارکن جنرل سیکرٹری یوکے) کے سسر تھے۔

12۔ مکرم ماسٹر چوہدری وسیم احمد ناصر صاحب (ربوہ)

12 جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو کراچی کسٹم میں ملازمت ملی جو آپ نے محض اس وجہ سے چھوڑ دی کہ اس میں زبردستی رشوت دی جاتی ہے۔ پھر ساری عمر سکول ٹیچر رہے اور اپنے قول و عمل سے بتا گئے کہ حلال رزق کی کیا برکات ہوتی ہیں۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے تھے۔ ڈرگ روڈ کراچی میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد گھٹیالیاں چلے گئے جہاں بطور سیکریٹری مال اور سیکرٹری وقف نو کے علاوہ گھٹیالیاں کی مسجد کی تعمیر میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ، پریم کوٹ حافظ آباد میں اور ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب ناصر معلم وقف جدید کے طور پر ربوہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

13۔ مکرم الطاف قادر خالد صاحب (ہمبرگ جرمنی)

یکم فروری 2018ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت ہمدرد، شفیق اور نیک انسان تھے۔ زندگی بڑی سادگی اور قناعت سے گزاری۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا اور ہمیشہ مسکرا کر بات کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب شاہین (مربی سلسلہ جرمنی) کے چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 جون 2012ء میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے قلم سے جماعت احمدیہ کے نامور صحافی اور صاحبِ اسلوب ادیب جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی کا ذکرخیر، مرحوم کی خودنوشت ’’سفرحیات‘‘ کے حوالہ سے، شامل اشاعت ہے۔

مکرم پروازی صاحب رقمطراز ہیں کہ بھائی مسعود احمد خاں کی خودنوشت پر لکھا ہوا میرا تبصرہ چھپا تو اُن کا فون آیا اور ہم دیر تک ربوہ کے اُس زمانہ کو یاد کرتے رہے جو اَب خواب وخیال ہوگیا ہے۔ نوّے برس سے اوپر ہونے کے باوجود اُن کی آواز میں تھکان تو نہیں تھی البتہ زورِ بیان میں وہ توانائی نہیں تھی جو اُن کی شیوہ بیانی کا حصہ تھی۔ قہقہے میں وہ بانکپن بھی نہیں تھا جو اُن کے ساتھ مختص تھا۔ ہم دونوں باتیں کررہے ہوں تو وقت تھم جاتا تھا۔ انہیں تو پتہ نہیں ہمارے ساتھ گفتگو میں کوئی لطف آتا تھا یا نہیں مگر ہم تو ان سے باتیں کرکے زبان سیکھتے تھے۔

الفضل کے دفتر میں ہم اکثر تنویر صاحب سے ملنے کو جاتے تھے۔ شعر کہنے کے ناطے ان سے پہلے واقفیت ہوئی۔ پھر وہاں مسعود بھائی سے تعارف ہوا۔ کالج کی تقریبات کی رپورٹنگ کے لئے مسعود بھائی تشریف لاتے۔ پھر آپ نے یہ کام ہمارے سپرد کردیا کیونکہ ’’نوائے وقت‘‘ کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے خبریں لکھنا تو ہمیں آتا ہی تھا۔

حیدرآباد دکن کے مرحوم سیٹھ محمد اعظم نے کالج کی بزم اردو کی ایک تقریب میں دکن کی تہذیبی قدروں کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ سیٹھ صاحب اور مسعود بھائی نہ صرف ایک گلی محلے کے مکین تھے بلکہ دونوں تھے بھی صاحبِ ذوق، وضعدار اور ادب پرور، ادب دوست۔ سیٹھ محمد اعظم حیدرآباد دکن کے ایک لُٹے پُٹے وضع دار سیٹھ تھے۔ پرانے مخلص احمدی خاندان کے فرد۔ دکن میں اپنے ماضی کو کریدنے بیٹھے تو یادوں کے طوفان میں گھر گئے اور وہ وہ باتیں ایسے ایسے انداز میں بیان فرمائیں کہ سننے والے سر دھنتے رہ گئے۔ کسی کو احساس نہ ہوا کہ مقررہ وقت سے کہیں زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ تقریب کا اختتام ہوا تو پرنسپل (حضرت مرزا ناصر احمد) صاحب نے فرمایا یہ سلسلہ تو بہت مفید اور خوب معلومات افزا سلسلہ ہے۔ اب اگلے اجلاس کے لئے دہلی کی تہذیب پر مضمون پڑھنے کے لئے مسعود احمد خاں دہلوی کو تکلیف دی جائے۔ چنانچہ اگلے اجلاس میں ’’دہلی کے پرانے لوگ‘‘ کے موضوع پر مسعود بھائی نے معرکۃ الآراء مضمون پڑھا۔ تب ان کے جوہر کھلے کہ صرف لکھنے کے دھنی نہیں، پڑھنے اور تقریر کرنے میں بھی بے مثل ہیں۔ پھر ان کی تقریریں کالج کی بزم سے نکل کر جماعت کے جلسوں تک پہنچیں۔ جرمنی میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی کی ایک تقریب میں مضمون پڑھا تو پروفیسر فتح محمد ملک صدارت فرما رہے تھے کہنے لگے: ’صاحب! آپ کی زبان اور آپ کے لہجہ کے استناد کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ یہاں اس مسند پر تشریف فرما ہوتے جہاں میں بیٹھا ہوں‘۔ یعنی اپنے بھی اور پرائے بھی مسعود بھائی کے تبحرعلمی کو مانتے تھے۔

مسعود احمد خاں دہلوی کی پانچ سو صفحے کی خودنوشت رواں دواں اور شگفتہ زبان میں لکھی گئی ہے جس میں قدم قدم پر دلّی کے شرفاء کی زبان پر چڑھے ہوئے محاوروں کا چٹخارا پڑھنے والے کو چونکائے بغیر نہیں رہتا۔ مصنف کے والد گرامی جناب محمد حسن آسان دہلوی کو تو دلّی والے ان کے چٹخارے دار اندازِ بیان کی وجہ سے ’’بلبلِ ہزار داستان محمد حسن آسان‘‘ کہا کرتے تھے اور اس کا ذکر مصنف نے ایک دوسری کتاب ’’نئی زندگی‘‘ میں کیا ہے۔

جناب مسعود احمد خاں دہلوی نے اس ماں کی گود میں پرورش پائی جو خود ادیب نہ تھیں مگر ان کی تعلیم وتربیت میں ادیبانہ رکھ رکھاؤ تھا۔ باپ دلّی کے ادبی اور علمی حلقوں کے جانے پہچانے آدمی تھے۔ اساتذہ صاحب ذوق اور عالم اور علم کے قدردان تھے۔ دادا سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہوئے۔ باپ نے اپنی سب نرینہ اولاد کو پال پوس کر گریجوایٹ بنا کر سلسلہ کے سپرد یعنی زندگی وقف کردیا۔ مسعود احمد خاں دہلوی نے 1940ء میں دلّی یونیورسٹی سے گریجوایشن کیا اور 1946ء میں انگریز کی اچھی بھلی ترقی کے امکانات رکھنے والی ملازمت کو تج کر قادیان آگئے اور ساری عمر جماعت کی خدمت میں گزار دی۔

’’سفرحیات‘‘ ایک احمدی صحافی کی سرگزشت ہے اس لئے لامحالہ اس کی زبان جماعت احمدیہ کے علم کلام کی زبان ہے کیونکہ اس میں جماعت کی تنظیموں، اداروں، اخباروں اور ان سب پر مستزاد جماعت کے خلفاء کے ارشادات کا تذکرہ ہے۔ مگر اس خودنوشت کی زبان ایک دلّی والے کی زبان ہے جس میں دلّی والوں کی چاشنی اور مٹھاس تو موجود ہے مبالغہ موجود نہیں کیونکہ انہیں جماعت احمدیہ کی صحافت سے وابستہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے متنبہ کیا تھا کہ ’’زبان کے معاملے میں ہمارا خوبصورتی اور چاشنی کا معیار مختلف ہے... زبان کے معاملے میں ہم وادی والے قدرتی حسن کے قائل ہیں، مالی کے لگائے ہوئے مصنوعی حسن کو ہم چنداں اہمیت نہیں دیتے‘‘۔

کچھ عرصہ تک اخبار الفضل میں کام کرنے کے بعد کچھ دیر کے لئے وکالت تبشیر میں قائم مقام افسر بنائے گئے تو ایک رپورٹ لکھنے پر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی طرف سے تنبیہ ہوئی کہ ’’الفضل میں آپ کے جو مضامین شائع ہوئے ہیں وہ مجھے پسند نہیں آئے۔ ان میں دلائل کم اور لفّاظی زیادہ تھی‘‘۔ اس تنبیہ سے بہت دل گرفتہ ہوئے مگر ایک اور احمدی ادیب قبلہ میر محمد اسماعیل صاحب نے تسلی دی کہ یہ سرزنش تو رہنمائی کا درجہ رکھتی ہے تو مسعود احمد خاں دہلوی نے دلّی والوں کی لفاظی کو خیرباد کہہ دینے کی کوشش شروع کردی اور تقریباً نصف صدی تک جماعت کے اخبارات ورسائل کامیابی سے ایڈٹ کئے اور اپنی رپورٹنگ، اداریہ نویسی اور تصنیفی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

رپورٹنگ کے سلسلہ میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ایک تقریر کا ذکر آپ نے فرمایا ہے کہ شاہ جی نے بڑی تحدّی سے الزام لگایا کہ ’’ربوہ میں اسلحہ کے انبار موجود ہیں۔ حکومت تحقیق کرلے اگر بخاری جھوٹا نکلے تو اسے سرعام پھانسی دے دی جائے‘‘۔ اگلے روز ہی اسمبلی میں کسی رُکن نے سوال کردیا جس کا جواب قائد ایوان میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے یوں دیا کہ ’’جہاں تک حکومت کی معلومات کا تعلق ہے، ربوہ میں نہ تو کسی قسم کا غیرلائسنس یافتہ اسلحہ اور گولہ بارود موجود ہے اور نہ وہاں آتشیں اسلحہ بنایا یا تیار کیا جارہا ہے‘‘۔ یہ ممتاز دولتانہ وہی تھے جو جماعت کے خلاف 1953ء کی تحریک کے بانی مبانی تھے۔ ان کی زبان سے تردید کے باوجود قبلہ شاہ جی ہنستے بستے رہے اور اپنی غلط بیانی پر انہیں کوئی شرمندگی نہ ہوئی۔

ایک صحافی کی خودنوشت میں صحافیوں کا ذکر تو ہونا ہی چاہئے۔ م۔ش کا ذکر ہے۔ مولانا عبدالمجید سالک کا ذکرخیر ہے۔ چراغ حسن حسرت کا ذکر ہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کے اس کہنہ مشق صحافی کی رپورٹنگ کا تعلق ہے اس کی ایک گواہی یہ ہے کہ ہمارے ڈویژن کے کمشنر قاسم رضوی کئی بار ربوہ تشریف لائے اور کالج کی بزم اردو میں تقریریں فرمائیں۔ پہلی بار بزم اردو کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ وہ بڑے شگفتہ و شیوہ بیان مقرر تھے اور کبھی اپنے انفارمیشن افسروں کی لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھتے تھے۔ بزم اردو کے افتتاح کی رپورٹ روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی تو مَیں نے اس کی ایک نقل کمشنر کے ملاحظہ کے لئے بھیجی۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی اَور اجلاس کے لئے دعوت دینے کو میں انہیں ملا تو فرمانے لگے میری تقریر کی رپورٹ کس نے مرتب کی تھی؟ میں نے مسعود صاحب کا نام لیا۔ کہنے لگے: جب میں ربوہ آؤں تو مجھے اس رپورٹر سے ضرور ملوانا۔ مَیں نے آج تک اپنی تقریر کی اتنی جامع و مانع اور زبان و بیان کے اعتبار سے بھرپور رپورٹ کبھی نہیں دیکھی۔ رضوی صاحب ربوہ تشریف لائے تو میں نے کالج کے سٹاف سے تعارف کے بعد انہیں مسعود احمد خاں دہلوی سے ملوایا۔ رضوی صاحب نے نہایت گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور کامیاب رپورٹنگ پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔

احوال الرجال میں قریشی منظور احمد صاحب کا ذکرخیر ہے۔ قریشی صاحب بڑے کہنہ مشق اور ماہر ٹائپسٹ تھے۔ نسبت روڈ کے کونے پر ایک چھوٹے سے لکڑی کے کیبن میں اپنی ٹائپ کی مشین لے کر بیٹھتے تھے اور اسی ٹائپ کی حلال روزی سے آپ نے اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنایا۔ پھر اسے انگلستان سے ایم آرسی پی کروایا۔ ہارٹ سپیشلسٹ بنایا اور پھر وہ بیٹا ایسے وقت میں ربوہ میں خدمت کے لئے آبیٹھا جب دوسرے ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی وہاں آنے سے کتراتے تھے۔ یہ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ہیں۔ منظور احمد قریشی صاحب کے انتقال پر ہم نے اپنے تعزیتی مضمون میں لکھا تھا کہ قریشی منظور احمد صاحب نے 1953ء کے انکوائری کمیشن کی کارروائی ٹائپ کرنے میں دن رات ایک کرکے جماعت کی خدمت کی۔

پھر ڈنمارک کے احمدی نوح ہانسن صاحب کا ذکر ہے۔ ہانسن صاحب اپنی کمپنی کی طرف سے ناگویا جاپان تشریف لائے تو امام عطاءالمجیب راشد صاحب نے ہمیں حکم دیا کہ ہانسن صاحب اوساکا کی سیر کے لئے آنا چاہتے ہیں، ان کا خیال رکھا جائے۔ ہانسن صاحب تشریف لائے۔ ہمارے ہاں قیام فرمایا۔ ہم نے اپنی یونیورسٹی کے اپنے رفقاء کے علاوہ ڈینش زبان کے شعبہ کے اساتذہ اور وائس چانسلر کو بھی کھانے پر بلا کر ہانسن صاحب سے تعارف کروایا۔ وہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ آپ جنوبی ایشیا کے رہنے والے ہیں۔ ہانسن صاحب پکے ڈینش ہیں۔ دونوں میں کیا قدرِ مشترک ہے؟ ہم دونوں نے کہا احمدیت۔ وائس چانسلر بہت حیران ہوئے کہ عقائد کا اشتراک ایسی گہری اخوّت بھی پیدا کرسکتا ہے!۔ احمدیت کی اخوّت کا جادو سرچڑھ کر بولتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اطاعتِ امام کے ہم عینی گواہ ہیں۔ اس سلسلہ میں مسعود بھائی کی بات کی تصدیق کرسکتے ہیں کہ حضرت صاحب نے میاں صاحب کو طلب فرمایا تو بلاتوقف حاضر ہوگئے حالانکہ خضاب کررہے تھے اور ہاتھوں پر خضاب کے دھبے موجود تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے حضرت مولانا نورالدینؓ کے بارہ میں لکھا ہے کہ جب مولانا 1905ء میں قادیان گئے تو ’’مرزا صاحب نے بلایا تو مولوی نورالدین خضاب کی وجہ سے ڈھاٹا باندھے آئے‘‘۔ امام کا ارشاد سنتے ہی اس پر لبّیک کہنا ان بزرگوں کا اُسوہ تھا۔

خودنوشت میں منشی سبحان علی کاتب الفضل کے اخلاص کا ذکر ہے کہ انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے رات بھر محنت کرکے ایک ضرورتمند کا مقالہ صاف کرکے لکھ دیا اور اجرت تک نہ لی۔

...❁...❁...❁...

صحرائے اعظم افریقہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30 مئی 2012ء میں دنیا کے سب سے بڑے ریگستان ’’صحارا‘‘ کا تعارف شائع ہوا ہے۔

86 لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا صحرائے اعظم دس افریقی ملکوں میں منقسم ہے جو مراکش، تیونس، لیبیا، مصر، سوڈان، الجزائر، چاڈ، نائیجر، مالی اور ماریطانیہ ہیں۔ اس بےآب و گیاہ بنجر زمین میں چند نخلستان بھی ہیں۔ اگرچہ صحارا باقی براعظم افریقہ سے نشیب پر واقع ہے لیکن اس کے بعض میدانی علاقے سطح سمندر سے نیچے ہیں چنانچہ سب سے بڑا نشیبی میدان ’’قطارا‘‘ سطح سمندر سے 436 فٹ نیچے ہے۔ بعض لوگ صحارا کو ریت کا سمندر کہتے ہیں جس میں ریت کے طوفان ٹیلے بناتے اور ہموار کرتے رہتے ہیں۔ یہ ٹیلے ساڑھے سات سوفٹ کی بلندی تک ہوتے ہیں۔ دن کے وقت یہاں درجہ حرارت 183 فارن ہائیٹ ہوجاتا ہے۔ جبکہ رات انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اس صحرا میں آباد خانہ بدوش قبائل میں زیادہ تر بربر نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر تین نسل کے لوگ مورز، ریگ اور ٹیڈا ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 31 مئی 2012ء میں مکرمہ ا۔ق۔ خانم صاحبہ کا نعتیہ کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کون ہے نفرتوں میں محبت کدہ
مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰؐ

روشنی کے سفر میں ستارہ نبی
بحرِ ظلمات میں وہ کنارا نبی
اپنے مولیٰ کا سب سے وہ پیارا نبی
سیّد الانبیاء ، خاتم الانبیاء
مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰؐ

ہم نے جانیں لُٹائی ہیں ایمان پر
دکھ دیئے جا رہے ہیں ترے نام پر
شکر کیسے کریں ایسے انعام پر
کس عمل کی ہمارے بنے ہیں جزا
مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مصطفیٰؐ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
April 13, 2018 – April 19, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 13, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 63.
01:30	Huzoor's Address At York University
02:30	In His Own Words
03:05	Spanish Service
03:40	Khazain-ul-Mahdi
04:10	Tarjamatul Qur'an Class
05:10	Al-Andalus
05:40	Seerat-e-Ahmad
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 145-153.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 64.
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on October 23, 2016.
08:00	Pakistan National Assembly 1974
08:40	Tehrik-e-Jadid
09:00	Inauguration Of Mahmood Mosque: Recorded on November 4, 2016 from Regina, Canada.
10:05	In His Own Words
10:40	Food For Thought
11:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:40	Noor-e-Mustafwi
12:00	Tilawat [R]
12:15	Tehrik-e-Jadid
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:10	Dars-e-Hadith [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Beacon Of Truth [R]
19:25	Inauguration Of Mahmood Mosque [R]
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Noor-e-Mustafwi [R]
23:00	Pakistan National Assembly 1974
23:40	Tehrik-e-Jadid [R]

Saturday April 14, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Inauguration Of Mahmood Mosque
02:35	In His Own Words
03:10	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:15	Noor-e-Mustafwi
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 154-160.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 24.
07:00	Aao Urdu Seekhain
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on April 13, 2018.
10:10	In His Own Words
10:45	Dua-e-Mustaja'ab
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Khazain-ul-Mahdi
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152.
18:35	Aao Urdu Seekhain
19:00	Open Forum
19:30	Dua-e-Mustaja'ab
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
21:00	International Jama'at News [R]
21:55	Khazain-ul-Mahdi
22:30	Friday Sermon [R]
23:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)

Sunday April 15, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
02:25	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)
02:35	In His Own Words
03:15	Aao Urdu Seekhain
03:35	Open Forum
04:05	Friday Sermon
05:10	History Of Cordoba
05:35	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 161-169.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 64.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on April 14, 2018.
08:35	Unscripted
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
10:20	Ilmul Abdaan
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 13, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:20	In His Own Words
16:55	Husn-e-Biyan
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time
19:00	Live Beacon Of Truth
19:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:35	Unscripted [R]

Monday April 16, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:20	In His Own Words
03:00	Ghazwat-e-Nabi
03:45	Friday Sermon
04:55	Husn-e-Biyan
05:30	Unscripted
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 170-180.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 24.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
07:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:15	Seerat-un-Nabi
08:45	Jalsa Salana Speeches
09:00	Inauguration Of Baitul Amaan Mosque: Recorded on November 6, 2016 from Canada.
09:55	In His Own Words
10:30	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on October 27, 2017.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Inauguration Of Baitul Amaan Mosque [R]
16:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service: Stoppa Krisen
19:05	Seerat-un-Nabi [R]
19:30	Jalsa Salana Speeches [R]
19:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
20:00	Inauguration Of Baitul Amaan Mosque [R]
21:00	Pakistan National Assembly 1974
21:50	Kasre Saleeb
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:20	Hamara Aaqa

Tuesday April 17, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Inauguration Of Baitul Amaan Mosque
02:20	Kasre Saleeb
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
04:50	Hamara Aaqa
05:20	Seerat-un-Nabi
05:50	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 181-192.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 197.
08:00	Story Time
08:25	Oil Painting With Ken Harris
08:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
09:55	In His Own Words
10:30	Maidane Amal Ki Kahani
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 13, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:15	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
17:00	Seerat-un-Nabi Seminar
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda: Recorded on April 14, 2018.
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Seerat-un-Nabi Seminar [R]
22:30	Liqa Maal Arab [R]
23:30	Maidane Amal Ki Kahani [R]

Wednesday April 18, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:30	Rishta Nata Ke Masa'il
02:45	Beacon Of Truth
03:40	Liqa Ma'al Arab
04:40	Story Time
05:10	Seerat-un-Nabi Seminar
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 193-207.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 24.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on December 8, 1996.
08:05	Inter-School Quiz
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
09:45	In His Own Words
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 13, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013 [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:40	Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service: Horizons d'Islam
19:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:15	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013 [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:35	Mosha'airah [R]
22:10	Taqareer
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf

Thursday April 19, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
02:30	In His Own Words
03:10	Inter-School Quiz
04:00	Question And Answer Session
05:10	Taqareer
05:30	Mosha'airah
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 65.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on June 4, 1996.
08:05	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
08:55	Peace Symposium Calgary 2016
10:05	Rishta Nata Ke Masa'il
10:25	Hijrat
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 13, 2018.
14:05	Beacon Of Truth [R]
14:55	In His Own Words
15:30	Persian Service
15:55	Friday Sermon [R]
17:00	Seerat-e-Ahmad
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Hijrat [R]
19:05	Open Forum [R]
19:35	Khazain-ul-Mahdi [R]
20:05	Friday Sermon [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Seerat-e-Ahmad
22:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:20	Attractions Of Canada

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 Friday 13 April 2018 Issue No. 15

2016-2017ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس وقت دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 24 زبانوں میں 118 اخبارات و رسائل شائع کئے جا رہے ہیں

ایم ٹی اے۔ احمدیہ ریڈیو سٹیشنز۔ دیگر ٹی وی و ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر پیغام حق کی تشہیر

اس سال 6 لاکھ 9 ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ شامل ہوئے

مختلف مساعی کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید نصرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29رجولائی 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

قسط نمبر 2 (آخری)

مختلف ممالک میں جماعتی رسالوں کی اشاعت

امسال 112 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت چوبیس زبانوں میں 118 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل اور جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں

موازنۂ مذاہب

موازنہ مذاہب رسالہ جو ہے اس میں مختلف تحقیقی مضامین بڑی محنت سے تیار کئے جاتے ہیں اور ہر ماہ لندن سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس کی سالانہ سبسکرپشن 20 پاؤنڈ ہے۔ ایڈیشنل وکالت تصنیف انتظام کرتی ہے۔ خریداری کے لئے ان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

انٹرنیشنل

انٹرنیشنل مینجمنٹ بورڈ کے اس وقت پندرہ ڈیپارٹمنٹ ہیں جن میں کل 356 کارکنان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے دو سو ساٹھ مرد اور چھیانوے خواتین شامل ہیں۔ اس تعداد میں طوعی خدمت بجالانے والے اراکین کی تعداد 298 ہے جبکہ صرف 58 افراد Employed ہیں، کارکن ہیں، باقاعدہ Payroll پہ ہیں۔ اس سال ایم ٹی اے کے پچیس سال بھی مکمل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیابی سے چل رہا ہے۔

اسی طرح بوبوجلاسو (برکینا فاسو) میں بھی ٹی وی سٹیشن کا قیام کیا جا رہا ہے۔ بوبوجلاسو، برکینا فاسو کا ایک شہر ہے۔ یہاں ٹی وی سٹیشن کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ قادیان میں بھی سٹوڈیو بنا ہوا ہے اور وہاں سے High Defination Format کے ذریعہ سے نشریات ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کی نئی Uplink سہولت بھی میسر ہو چکی ہے۔ اس معاملے میں آزاد ہو گئے ہیں۔ پہلے لوگوں سے، مختلف کمپنیوں سے ڈش ہائر (Hire) کرنے پڑتے تھے۔ ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن امریکہ کو بھی اَپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ تمام موجودہ ضروریات کو مہیا کر سکے گا۔ اسی طرح ایم ٹی اے افریقہ ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے تحت جس کا آغاز اگست 2016ء میں ہوا تھا روزانہ چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں اس کی نشریات جاری ہیں۔ نو (9) ممالک میں ایم ٹی اے افریقہ کا اجراء ہو چکا ہے۔ گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو کے نام سے ایک نیا اور جدید سٹوڈیو کمپلیکس قائم کیا گیا ہے۔ اس میں جدید ترین سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور مختلف شعبوں میں سترہ کارکن خدمات بجالا رہے ہیں۔ غانا اور یوگنڈا میں ایم ٹی اے ٹیم نے 150 پروگرامز تیار کئے۔ ان پروگرامز میں وہاب آدم سٹوڈیو سے رمضان المبارک کے دوران لائیو براڈکاسٹ بھی شامل ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ ٹیم نائیجیریا، یوگنڈا، سیرالیون اور تنزانیہ میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور تنزانیہ اور یوگنڈا میں بھی نیا سٹوڈیو قائم کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس کے تحت بھی کافی کام ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بیعتیں۔ یہ ایک بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ کیمرون کے تیس چھوٹے بڑے شہروں میں ایم ٹی اے کیبل سسٹم کے ذریعہ براہ راست دیکھا جاتا ہے۔ چھ کروڑ سے زائد افراد ایم ٹی اے سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس سے کیمرون میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ دور دراز کے علاقوں میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ کیمرون سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ویسٹرن ریجن کے ایک گاؤں مٹا (Mata) کے چیف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ ان کے قریبی گاؤں ماگبا (Magba) میں کیبل پر ایم ٹی اے چلتا ہے اور میں باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے اس گاؤں جاتا ہوں۔ ایم ٹی اے دیکھنے سے میرے اندر ایک روحانی اور اخلاقی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اب میں اپنے لوگوں کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکا ہوں اور باقاعدگی سے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑی مخلص جماعت ہے۔

کیمرون کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا۔ لوگ آہستہ آہستہ داخل ہو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کوٹ پہنے اور سر پہ پگڑی پہنے مسجد میں داخل ہوا ہے۔ نماز کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ لباس کیوں پہن رکھا ہے۔ کہنے لگا کہ میرے ایک روحانی امام ہیں وہ ایسا لباس پہنتے ہیں۔ اگر آپ ان کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں تو کیبل پر ایک چینل ایم ٹی اے افریقہ کا آتا ہے آپ وہ دیکھا کریں۔ اس چینل پر ان کے خطابات آتے ہیں اور اپنی مسجد میں بچوں کے ساتھ سوال جواب بھی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس پر میں نے انہیں دس شرائط بیعت اور تقویٰ رسالہ دیا۔ اور میری تصویر انہیں دکھائی۔ بتایا کہ یہ ہمارے خلیفہ ہیں اور یہ اسی جماعت کی مسجد ہے اور میں اس کا مشنری ہوں۔ اس پر بہت خوش ہوئے اور اپنی فیملی سمیت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

برکینا فاسو سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی ایک سماجی تنظیم کے دفتر کے نمائندے ہمارے پاس آئے اور جماعت کے بارے میں پوچھنے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ میں آپ کا چینل ایم ٹی اے بوبو باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ مَیں نے امام جماعت کے تمام پروگرام جو آپ کے چینل پر نشر ہوتے ہیں دیکھے ہیں۔ انہوں نے پھر اپنی کاپی کھولی اور دکھایا کہ میں خلیفۃ المسیح کے خطابات اور خطبات کے باقاعدہ نوٹس بھی لیتا ہوں۔ کہنے لگے کہ آج دنیا جس تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے ہر طرف قتل و غارت ہے ان حالات میں ہمارے مذہبی لیڈر اور سیاستدان یہی کہتے پھرتے ہیں کہ یہ بہت بُرا ہو رہا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ آپ کے خلیفہ ان چیزوں کی صرف باتوں سے ہی مذمّت نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم بھی پیش کرتے ہیں اور اس کی تلقین بھی دوسروں کو کرتے ہیں اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ کہنے لگے کہ مَیں جب بھی گھر واپس آتا ہوں تو سب سے پہلے ایم ٹی اے ہی لگاتا ہوں۔ باقی چینلز پر تباہی کی خبریں ہیں جبکہ ایم ٹی اے پر امن کا پیغام چل رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد اب اکیس ہو چکی ہے۔ جن میں مالی میں پندرہ ریڈیو سٹیشنز قائم ہیں۔ برکینا فاسو میں چار ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ سیرالیون میں پہلے فری ٹاؤن میں ایک ریڈیو سٹیشن تھا اب اس سال بو (Bo) میں دوسرا سٹیشن قائم کیا گیا ہے۔

مالی میں جو ریڈیو سٹیشن ہیں ان میں گیارہ ریڈیو سٹیشن پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور چار ریڈیو سٹیشن پر روزانہ سات گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ یہ نشریات فرنچ، جولا، بمبارا، سونیکے، فلفدلے، عربی اور سرائی پورے زبان میں پیش کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام ریڈیو سٹیشنز پر خطبات جمعہ اور جتنے دوسرے میرے خطابات ہیں وہ بھی نشر کئے جاتے ہیں۔

بینن سے بوہیکوں (Bohicon) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں۔ بوہیکوں ریجن میں دو ریڈیوز پر ہفتہ وار تبلیغی پروگرام ہوتا ہے۔ قریبی گاؤں ٹُووے (Toue) کے ایک دوست جو باقاعدہ پروگرام سنتے ہیں گاہے بگاہے فون بھی کرتے ہیں انہوں نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے دعوت دی۔ ہمارے معلم ان کے گاؤں تبلیغ کے لئے گئے تو پتا چلا کہ دعوت دینے والے دوست اس گاؤں کی مسجد کے امام ہیں اور تقریباً تین سال قبل انہوں نے کویت کی مدد سے ایک مسجد تعمیر کی تھی۔ گاؤں کے امام نے بتایا کہ وہ ہماری تبلیغ باقاعدگی سے سنتے ہیں چنانچہ جب ہم نے تبلیغ کرنے کی اجازت مانگی تو کہنے لگے کہ ہم ریڈیو کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا پیغام پہلے ہی سن چکے ہیں۔ آج تو ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح امام سمیت اس گاؤں کے 65 افراد نے بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئے۔

دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے کے علاوہ چھہتر ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سال تین ہزار چھ سو اٹھاون (3658) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ پانچ ہزار سات سو پچانوے (5795) گھنٹے وقت ملا۔

اسی طرح جماعتی ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ مختلف ممالک میں ریڈیو سٹیشنز پر تیرہ ہزار آٹھ سو ستتر (13877) گھنٹے پر مشتمل تیرہ ہزار دو سو اکتالیس (13241) پروگرام نشر ہوئے۔ اور اس طرح ٹی وی اور

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں